دروس البلاغۃ

مع شرحہا

شموس البراعۃ

⇐ مولانا محمد مبشر عطاری مدنی سلمہ الغنی
سینئر مدرس جامعۃ المدینۃ ابن مسعود

28/5/22

صفحہ نمبر (1)

⇐ فصاحۃ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

فصاحۃ کے لغوی معنی "بیان اور ظہور کے ذریعے خبردار کرنا"
جب بچے کا کلام واضح اور ظاہر ہو جاتا ہے تو یوں کہا جاتا ہے "أفصح الصبيّ في منطقه" یعنی بچہ اپنے بولنے میں فصیح ہے۔

⇐ فصاحۃ کے اصطلاحی معنی تحریر کیجئے؟

فصاحۃ کے اصطلاحی معنی یہ ہیں "جو چیز کلمہ، کلام اور متکلّم کیلئے وصف بنتی ہے"

⇐ فصاحۃ کلمہ کی تعریف بیان کیجئے؟

فصاحۃ کلمہ یہ ہے کہ کلمے کا تنافر حروف، مخالفۃ القیاس اور غرابۃ سے سلامت ہونا۔

⇐ تنافر حروف کیا ہے مع امثلہ لکھیں؟

کلمے میں ایسا وصف ہونا جس کی ادائیگی زبان پر ثقل کو لازم کرے اور اس کے ذریعے بات کرنا (بولنا) دشوار ہو۔

مثال کے طور پر

الظَّشُّ ⇐ للموضع الخشن (کھردری اور سخت جگہ کیلئے)

الھُعْخُعُ ⇐ لنبات ترعاہ الابل (اونٹوں کے چرنے کی مخصوص جگہ)

النُّقَاخ ← للماء العذب الصافی (خالص میٹھے پانی کیلئے)

المستشزر ← للمفتول (رسی کو بل دینا۔ جوڑی)

← مخالفۃ القیاس کی تعریف تحریر کیجئے؟

وہ کلمہ جس پر صرفی قانون جاری نہ ہو رہا ہو یا صرفی قانون کے برخلاف ہو۔ جیسے متنبّی کے قول میں "بُوق" کی جمع "بُوقات" جبکہ اس کا وزن جمع قلت میں "أَبْوَاق" آتا ہے۔

ء فَإِنْ يَكُ بَعْضُ النَّاسِ سَيْفًا لِدَوْلَةٍ ... فَفِي النَّاسِ بُوقَاتٌ لَهَا وَطُبُولُ

اور اسی طرح "مَوْدَدَة" جبکہ یہ "مَوَدَّة" ہے۔ مطابق قیاس

ء إِنَّ بَنِيَّ لَلِئَامٌ زَهَدَةٌ ... مَا لِيَ فِي صُدُورِهِمْ مِنْ مَوْدَدَة

← غرابۃ کی تعریف مع مثالیں تحریر فرمائیے؟

ایسا کلمہ جس کا معنی ظاہر نہ ہو جیسے تَكَأْكَأَ بمعنی اجتمع، اِفْرَنْقَعَ بمعنی انصرف اور اِطْلَخَمَّ بمعنی اِشْتَدَّ

← فصاحۃ کلام سے کیا مراد ہے؟

فصاحۃ کلام کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر کلام کا تنافر کلمات، ضعف تالیف و تعقید سے سلامت ہونا۔

← تنافر کلمات کیا ہے؟

کلام میں ایسا وصف ہو کہ اس کی ادائیگی زبان پر ثقل کو لازم کرے اور اس کے ذریعے بات کرنا دشوار ہو۔

ء فی رفع عرش الشرع مثلک یشرع ... ولیس قرب قبر حرب قبر

ء کریم متی امدحہ امدحہ والوری ... معی واذا ما لمتہ لمتہ وحدی

⇐ فصاحۃ کلام میں "ضعف التالیف" کیا چیز ہے؟

کلام کا مشہور نحوی قانون کے خلاف ہونا یا نحوی قانون کا جاری نہ ہونا

جیسے "الاضمار قبل الذکر"

جزی بنوہ أبا الغیلان عن کبر وحسن فعل کما یجزی سنمار

⇐ تعقید کی وضاحت مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

کلام کا اس طرح ہونا کہ معنی مرادی پر مخفی دلالۃ ہو۔ تعقید کہلاتا ہے

⇐ ① اور یہ اخفاء ہونا ازروئے لفظ کے ہوگا۔ مقدم۔ مؤخر۔ فصل کے سبب سے اور یہ تعقید لفظی کہلاتا ہے جیسے یہ شعر

جَفَخَتْ وَهُمْ لَا يَجْفَخُوْنَ بِهَا بِهِمْ شِيَمٌ عَلَى الْحَسَبِ الْأَغَرِّ دَلَائِلُ

فانّ تقدیرہ ہے (جفخت بھم شیم دلائل علی الحسب الأغرّ وھم لا یجفخون بھا)

⇐ ② یا پھر یہ اخفاء ازروئے معنی کے ہوگا اس طرح کہ مجازات و کنایات کو استعمال کیا جائے گا۔ جس کے ذریعے سے (Directly) مراد نہ سمجھی جا سکے گی۔ جیسے (نشر الملک ألسنتہ) مراد یہ ہے کہ اپنی آنکھیں پھیلا دی ہیں مراد یہ ہے کہ اپنے جاسوس بھیجے ہوئے ہیں۔

⇐ فصاحۃ متکلم کی تعریف دروس البلاغۃ کی روشنی میں تحریر کیجئے؟

ایسا ملکہ (صلاحیت) جس کے ذریعے کسی بھی غرض کی بات کو متکلم فصیح کلام کے ساتھ اپنے مقصود کو بیان کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔

CamScanner

(4)

بلاغۃ کی بحث

⇐ بلاغۃ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

بلاغۃ کے لغوی معنی "الوصول و الانتھاء" کے ہیں۔ جب کوئی اپنی منزل/مراد کو پہنچ جاتا ہے تو یوں کہا جاتا ہے، "بلغ فلان مرادہ" فلاں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

⇐ بلاغۃ کے اصطلاحی معنی بھی بیان فرمادیجئے؟

بلاغۃ وہ چیز ہے جو کلام اور متکلّم کیلئے وصف بنتی ہے"

⇐ بلاغۃ کلام سے کیا مراد ہے؟

"فصاحۃ کے ساتھ ساتھ کلام کا مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا"

⇐ حال اور مقتضیٰ میں کیا فرق ہے؟

ایسا امر جو متکلّم کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ اپنی عبارت (بات) مخصوص صورت پر بولے۔ و یسمّی ((مقام))

وہ صورۃ مخصوصۃ جس پر عبارت کو وارد کیا جائے ویسمّی ((الاعتبار المناسب))

⇐ کلام کا مقتضیٰ حال کے مطابق ہونے کی ایک مثال بیان کریں؟

i) المدح ایسا حال ہے جو صورۃ الطناب پر عبارت کے وارد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

ii) ذکاء المخاطب ایسا حال ہے جو صورۃ ایجاز پر عبارت کے وارد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

Step ⇐1 مندرجہ بالا مثال میں "المدح" اور "ذکاء المخاطب" حال ہیں۔ Step ⇐2 صورۃ الطناب اور صورۃ ایجاز مقتضیٰ ہیں۔

Step ⇐3 صورۃ الطناب اور صورۃ ایجاز پر مقتضیٰ کے مطابق کلام وارد کرنا ہے، بولنا

⇐ بلاغۃ متکلّم کی تعریف بیان کیجئے؟

ایسا ملکہ جس کے ذریعے متکلّم بلیغ کلام کے ساتھ اپنے مقصود کو تعبیر کرنے کی قدرت رکھتا ہو اگرچہ کلام کسی بھی غرض کا ہو۔

کلام کو فصیح و بلیغ بنانے کیلئے کن چیزوں کی مہارت ضروری ہے اور کن سے احتراز لازم ہے؟

تنافر حروف و کلمات کو پہچاننے کیلئے ذوق و شوق ضروری ہے
مخالفۃ القیاس سے بچنے کیلئے علم الصرف میں مہارت لازم ہے۔
ضعف تألیف اور تعقید لفظی کو پہچاننے کیلئے فن نحو میں ماہر ہونا ضروری ہے
غرابۃ سے بچنے کیلئے کلام عرب پر کثرت اطلاع اہم ہے۔
تعقید المعنوی سے احتراز کرنے کیلئے علم البیان کے قواعد و فوائد معلوم ہوں۔
أحوال اور اس کے مقتضیات کو علم المعانی بیان کرے گا۔

بلاغۃ کی مہارت کیلئے لغۃ، فن صرف، فن نحو، علم المعانی علم البیان کی معرفت واجب ہے۔ سلیم الذوق اور کلام عرب کی اطلاع کثیرہ شرط ہے۔

علم المعانی

ایسا علم جس کے ذریعے عربی الفاظ کے احوال کو جانا جائے ان احوال کو جانا جائے جن کے ذریعے الفاظ مقتضی حال کے مطابق ہوں۔ پس احوال کے بدلنے کے ساتھ کلام کی صورت کو مختلف کیا جا سکے "أنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا" تو أم سے پہلے والا کلام بعد والے سے مختلف ہے۔ کیونکہ پہلے جملے میں ارادہ فعل مبنی للمجہول ہے (نائب الفاعل) ہے اور دوسرے جملے یعنی أم کے بعد والے میں ارادہ فعل معلوم ہے یعنی فعل معروف استعمال ہوا ہے۔ حال اس بات کا تقاضہ کر رہا ہے کہ خیر کی نسبت ربّ العالمین کی طرف ہو اور شر کی نسبت بندے کی طرف ہو۔ اللہ پاک کی طرف کرنا منع ہے
اس علم میں کلام کو آٹھ ابواب اور ایک خاتمے میں منحصر کیا گیا ہے۔

الباب الأوّل فی الخبر و الانشاء

خبر وہ ہے جس کے کہنے والے سے یہ کہا جا سکے کہ وہ اس بات میں سچا ہے یا جھوٹا ۔ سافر محمّد ۔ علیٌّ مقیم

انشاء وہ ہے جس کے کہنے والے سے یہ نہ کہا جا سکے کہ وہ اس

کہنے میں سچا ہے یا جھوٹا سافر یا محمد أقم یا علی

سوال: صدق خبر اور کذب خبر کی وضاحت کیجئے؟

صدق خبر سے یہ مراد ہے کہ اس کا خارج (حقیقت حال) کے مطابق ہونا جبکہ کذب خبر یہ ہے کہ خبر کا خارج سے مطابقت نہ ہونا

تو یہ جملہ "علیؓ مقیم" اگر جملے میں نسبۃ مفھومۃ خارج کے مطابق ہے تو صدق ہے ورنہ کذب

سوال: جملے کے رکن کیا کیا ہیں تحریر کریں؟

ہر جملے کے دو رکن ہوتے ہیں ① محکوم علیہ ② محکوم بہ پہلے کو مسند الیہ کا نام دیا جاتا ہے جیسے فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا جسکی خبر ہو جبکہ دوسرے کو مسند کا نام دیا جاتا ہے جیسے فعل، مبتدا جس کے مرفوع ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہو

الکلام علی الخبر

سوال: جملہ فعلیۃ

وہ جملہ جسے مخصوص زمانے میں اختصار کے ساتھ کام کرنے کی افادیت کیلئے وضع کیا گیا ہو، بعض اوقات جملہ فعلیہ قرائن کے ساتھ استمرار تجددی کا فائدہ دیتا ہے۔

اوکلما وردت عکاظ قبیلة بعثوا الیّ عریفھم یتوسّم

جملہ اسمیہ کیا ہوتا ہے؟

وہ جملہ جسے فقط مسند الیہ کیلئے مسند کے ثبوت میں وضع کیا گیا ہو۔ (الشمس مضیئۃ)، جملہ اسمیہ قرائن کے ساتھ استمرار کا فائدہ دیتا ہے جبکہ اس کی خبر فعلیہ نہ ہو۔

کلام خبریہ کی اصل کیا ہے؟

مخاطب کے فائدہ کیلئے وہ حکم بیان کرنا جو جملے کو شامل ہوتا ہے جیسے ہم نے کہا "حضر الأمیر" اور اس فائدے کیلئے کہ متکلم اس کو جانتا ہے۔ جیسے "أنتَ حضرتَ أمسِ" اس حکم کو فائدۃ الخبر کا نام دیا جاتا ہے اور متکلم کا بھی اس کو جاننے والا ہونا اسے لازم الفائدۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

کلام خبریہ کی اغراض اُخری بیان کیجئے؟

① استرحام کیلئے جیسے موسی علیہ السلام کا فرمان "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر"
② إظہار الضعف کیلئے جیسے زکریا علیہ السلام کا فرمان "قال رب انی وھن العظم منی"
③ اظہار التحسر کیلئے جیسے عمران کی عورت کے قول میں "فلما وضعتھا قالت رب انی وضعتھا انثی واللہ أعلم بما وضعت"
④ کسی کے آنے یا جانے کے موقع پر اظہار فرح کرنا "جاء الحق وزھق الباطل"
⑤ اظہار سرور میں تیرا لوگ کہنا أخذت جائزۃ التقدم
⑥ کسی کو تنبیہ کیلئے تیری گفتگو میں ڈانٹ ڈپٹ کا ہونا! "الشمس طالعۃ"

أضرب الخبر

جب مخبر اپنی خبر کے ذریعے مخاطب کے فائدے کا ارادہ رکھتا ہو تو مناسب ہے کہ وہ کلام کو لغو سے بچاتے ہوئے بقدر حاجت کرے

اور اگر مخاطب خالی الذہن ہو تو متکلم تاکید سے خالی کلام / خبر کو بیان کرے (أخوك قادم)

اور اگر مخاطب اس خبر میں متردد ہو تو اس خبر کی پہچان کے طالب کیلئے خبر کو تاکید کے ساتھ لانا اچھا ہے (إنّ أخاك قادم)

سامع اگر اس بات کا منکر ہو تو ایک تاکید یا دو تاکید یا حسب درجہ انکار تاکید لانا واجب ہے۔

① إنّ أخاك قادم ② إنّه لقادم ③ واللہ إنّه لقادم

پہلی مثال کو نام دیا گیا ہے ابتدائیًا اور دوسرے کو طلبیًّا اور تیسری کو إنکاریًّا کا نام دیا گیا ہے۔

س کلام خبریہ میں تاکید کس کس طرح سے آسکتی ہے؟

تاکید یہ ہیں۔ إنّ، أنّ، لام ابتداء، أحرف التنبیہ قسم، نونِ التأکید، الحروف الزائدۃ التکرار، قد اور أمّا (شرطیہ)۔

الکلام علی الإنشاء

س طلبی اور غیر طلبی کی تعریف بیان کیجئے؟

جسمیں مطلوب کا تقاضہ کیا گیا ہو جو عند طلب حاصل نہ ہو

اور جو اس طرح نہ ہو وہ غیر طلبی ہے۔

س طلبی کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت کریں؟

طلبی میں پانچ اشیاء شامل ہیں ① امر ② النہی ③ استفہام ④ تمنی ⑤ نداء

س: امر کی تعریف اور غرض اصلیہ بیان کریں؟

امر یہ ہے کہ بلند رتبہ ہونے کی وجہ سے کسی سے کام طلب کرنا"

امر کے چار صیغے ہیں

① فعل امر — خذ الکتاب بقوّة

② المضارع المقرون باللام — لِیُنفِق ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِہ

③ اسم فعل بمعنی امر — حیّ علی الفلاح

④ فعل امر سے مصدر نائب — سَعْیًا فی الخیر

س: فعل امر کی غرض اُخری لکھیں؟

بعض اوقات امر کا صیغہ معنی اصلی سے دوسرے معنی کی طرف نکالا جاتا ہے جیسے سیاق کلام اور قرائن احوال کے ساتھ سمجھا جاتا ہے۔

① کالدعاء — أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

② والالتماس — کقولک لمن یساویک — أَعْطِنِي الكتاب

③ والتمنی

ج: أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلَا انْجَلِي بِصُبْحٍ وَمَا الْإِصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلِ

④ الإرشاد — اذا تداینتم بدین الی اجل مسمّی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل

⑤ التهديد — "اعملوا ما شئتم"

⑥ والتعجيز — ~~[illegible]~~

یا لَبَکْرٍ أَنْشِرُوا لِي كُلَيْبًا یا لَبَکْرٍ أَيْنَ أَيْنَ الْفِرَارُ

⑦ الإهانة — كونوا حجارة أو حديدا

⑧ الإباحة — كلوا واشربوا

⑨ الامتنان — وكلوا مما رزقكم الله

⑩ التخيير — خذ هذا أو ذاك

⑪ التسوية — فاصبروا أو لا تصبروا

(12) الإكرام (وادخلوها بسلام آمنین)

س: نہی کی تعریف کیا ہے اور غرض اصلی بیان کیجئے؟

بلند رتبہ ہونے کی وجہ فعل سے روکنے کو طلب کرنا

نہی کیلئے ایک ہی صیغہ ہے اور وہ مضارع "لا ناھیہ" کے ساتھ جیسے

اللہ پاک کا فرمان " ولا تفسدوا فی الأرض بعد إصلاحھا "

بسا اوقات نہی کا صیغہ معنی اصلی سے معنی أخری کی طرف نکل

ہوتا ہے جس مقام اور سیاق سے سمجھا جاتا ہے۔

(1) کالدعاء فلا تُشمِت بِيَ الأعداء

(2) الالتماس کقولک لمن یساویک ((لا تبرح من مکانک حتی أرجع الیک))

(3) والتمنی ((لا تطلع)) فی قولہ

یا لیلُ طُل یا نَومُ زُل یا صُبحُ قِف لا تَطلُعِ

(4) التھدید کقولک لخادمک (لا تطع أمري)

س: استفہام کی تعریف ضبط قلم کریں نیز ادواۃ استفہام کون کون سے ہیں۔

استفہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کے جاننے کو طلب کرنا

اس کے ادواۃ یہ ہیں همزہ، هل، ما، من، متی، أیّان، کیف

أین، أنّی، کم، أیّ

س: همزہ کی وضاحت کیجئے از روئے تصوّر اور تصدیق کے؟

همزہ طلب تصور اور طلب تصدیق کیلئے آتا ہے۔

تصوّر یہ ہے کہ مفرد کو حاصل کرنا (إدراک المفرد)

جیسے تیرا کہنا [أعليٌّ مسافر أم خالد]
تیرا اعتقاد ہے کہ سفر دو میں سے ایک نے کیا ہے۔ لیکن تو اس کی تعیین کو طلب کرے گا
اس لیے "تعیین" کے ذریعے جواب دیا جائے گا۔ تو کہا جائے گا "علی" مثال کے طور پر

تصدیق کی وضاحت:

"تصدیق" اور وہ ادراک النسبہ (نسبۃ کو حاصل کرنا ہے) جیسے أسافر عليٌّ
تو سفر کے حصول اور عدم حصول کو جاننا چاہتا ہے۔ پس "نعم" یا "لا"
کے ساتھ جواب دیا جائے گا۔

تصور کے متعلقات (مع بیان) کی مثالیں

تصور میں اس کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ جو ہمزہ سے ملا ہوا ہو گا
اور "أم" کے بعد اس کا مدمقابل ذکر ہو گا اور اسے "متصلة" کا نام دیا گیا ہے۔

الاستفهام عن المسند اليه	أأنت فعلت هذا أم يوسف
عن المسند	أراغب أنت عن الامر أم راغب فيه
عن المفعول	أإياي تقصد أم خالدا
عن الحال	أراكبا جئت أم ماشيا
عن الظرف	أيوم الخميس قدمت أم يوم الجمعة

بسا اوقات تصور میں مدمقابل کو ذکر نہیں کیا جاتا
(أأنتَ فعلتَ هذا) (أراغب أنت عن الأمر) (أإيای تقصد) (أراكبا جئتَ)

تصدیق النسبة میں جس چیز کے متعلق سوال کیا اس کے معادل متصور ہی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر حرف عطف "أم" کے بعد معادل آ بھی جائے تو وہ منقطع ہوتا ہے۔ اس أم کا معنی بل کے ہو گا

کلمات استفہام کی وضاحت کیجئے؟

هل فقط طلب تصدیق کیلئے آتا ہے هل جاء صدیقك
"نعم" یا "لا" کے ذریعے جواب دینا۔ هل کے ساتھ معادل کو ذکر

کرنا منع ہے (فَلَا یُقَالُ ھَلْ جَاءَ صَدِیقُكَ أَمْ عَدُوُّكَ)

س ھل کی اقسام کی مع امثلہ وضاحت کیجئے؟

پہلی قسم ھل کو بسیطہ کا نام دیا جاتا ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ "اگر ھل کے ذریعے کسی چیز کی ذات کے وجود کے بارے میں سوال کیا گیا ہو وہ بسیطہ ہے۔

مثال ھل العنقاء موجودة

دوسری قسم ھل کی دوسری قسم کو مرکبہ کا نام دیا گیا ہے۔ اگر ھل کے ذریعے کسی چیز کیلئے کسی شیء کے موجود ہونے کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ مرکبہ ہے۔

مثال (ھل تبیض العنقاء أو تفرخ)

س ما کے ذریعے کس کس چیز کے متعلق سوال کیا جا سکتا ہے؟

ما کے ذریعے اسم کی وضاحت کو طلب کیا جاتا ہے۔ ما العسجد أو اللجین

یا مُسمّٰی کی حقیقت کو طلب کیا جاتا ہے۔ ما الإنسان

یا ما کے ساتھ مذکور حال کو طلب کیا جاتا ہے مَا أَنْتَ

س مَن کے ساتھ کیا سوال کیا جا سکتا ہے؟

من کے ذریعے ذوالعقول کی تعیین کو طلب کیا جاتا ہے مَن فتح مِصْر

س أدواۃ استفہام میں سے متی کی وضاحت کیجئے؟

متی کے ذریعے زمانے کی تعیین کو طلب کیا جاتا ہے وہ زمانہ ماضی ہو یا مستقبل متی جئت متی تذھب

أیّان کے ذریعے بالخصوص زمانہ مستقبل کی تعیین کو طلب کیا جاتا ہے۔ أیّان خاص (ڈرافٹ) جگہوں پر استعمال ہوتا ہے
فرمانِ باری تعالیٰ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

س: کیف کے ذریعے کس چیز کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

کیف کے ذریعے حال (طبیعت - کیفیت) کو معلوم کیا جاتا ہے
(کَیْفَ أَنْتَ)

س: أین کی مختصر وضاحت کیجئے؟

أَیْنَ کے ذریعے جگہ کی تعیین کو طلب کیا جاتا ہے۔ أَيْنَ تَذْهَبُ

س: أنّی کن کن معنی کیلئے آتا ہے؟

أنّی "کیف کے معنی میں آتا ہے" أَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا
من أین کے معنی میں آتا ہے یا مریم أنّی لکِ ھذ
متی کے معنی میں آتا ہے زر أنّی شئت

س: "کم" کلمہ استفہام کی وضاحت کریں؟

کم کے ذریعے مبہم عدد کی تعیین کو طلب کیا جاتا ہے۔ (کَمْ لَبِثْتُمْ)

س: "أیّ" کی خصوصیات کیا ہیں؟

أیّ کے ذریعے دو شریکوں میں سے کسی ایک کے امتیاز کو طلب کیا جاتا ہے ایسے کام میں جس میں وہ دونوں شامل تھے۔ (أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا)

أیّ کے ذریعے سے زمان، مکان، حال، عدد، عاقل وغیرہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

CamScanner

حروف استفهام کی اغراض أخرى

وقد تخرج ألفاظ الاستفهام عن معناها الأصلي لمعان أخر تفهم من سياق الكلام

(١) كالتسوية ((سواء عليهم أأنذرتهم أم لم تنذرهم))

(2) والنفي ((هل جزاء الإحسان إلا الإحسان))

(3) والإنكار ((أغير الله تدعون)) ((أليس الله بكاف عبده))

(4) الأمر ((فهل أنتم منتهون)) ((أأسلمتم))
بمعنى ((انتهوا)) ((أسلموا))

(5) والنهي ((أتخشونهم فالله أحق أن تخشوه))

(6) والتشويق ((هل أدلكم على تجارة تنجيكم من عذاب أليم))

(7) والتعظيم ((من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه))

(8) والتحقير ((أهذا الذي مدحته كثيرا))

(9) والتهكم ((أعقلك يسوغ لك أن تفعل كذا))

(10) والتعجب ((وقالوا مال هذا الرسول يأكل الطعام و يمشي في الأسواق))

(11) والتنبيه على الضلال ((فأين تذهبون))

(12) الوعید ((أتفعل كذا وقد أحسنت إليك))

سوال ← تمنی کی تعریف لکھیں؟

کسی ایسی محبوب شی کو طلب کرنا جس کے حصول کی امید نہ ہو اس کے محال ہونے کی وجہ سے یا بعید الوقوع ہونے کی وجہ سے

← الا لیت الشباب یعود یوما فأخبره بما فعل المشیب

تنگ دست کا یہ کہنا ((لیت لي ألف دینار)

Question ← ترجی کی وضاحت کیجئے؟

اور اگر وہ کام متوقع الحصول ہو اور فاعل کو اس کی طرف لگاؤ/طلب بھی ہو تو اسے ترجیا کا نام دیا جاتا ہے

ترجی کو عسی یا لعلّ سے تعبیر کیا جاتا ہے

(لعلّ اللہ یحدث بعد ذلک أمرا)

Question ← کلمات/أدوات تمنّی کی وضاحت کریں؟

أدوات تمنی چار ہیں ایک صیغہ اصلیہ اور وہ لیت ہے

جبکہ تین غیر اصلی ہیں

هل نحو ((فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا))

لو نحو ((فلو أنّ لنا كرّة فنكون من المؤمنين

لعل نحو ((نحو قوله

أسرب القطا هل من يعير جناحه لعلي إلى من قد هويت أطير

CamScanner

ندا کی تعریف کیا ہے اور کلمات ندا تحریر کیجئے؟

نداء یہ ہے کہ مخاطب کی توجہ کو طلب کرنا ایسے حرف کے ذریعے جو أدعو کے قائم مقام ہو

أدواتِ نداء

کلمات/الفاظِ ندا آٹھ ہیں یا، الهمزة، أي، آ، آي، أيا، هيا، وا

یاد رہے کہ ہمزہ اور أي نداء قریب کیلئے ہے جبکہ دیگر بعید کیلئے ہیں

حروفِ نداء کا وضع اصلی کے علاوہ مقام پر استعمال ہونے کی تفصیل کیا ہے؟

بسا اوقات بعید (دور) کی چیز کو قریب کے درجے میں اتار دیا جاتا ہے پس ہمزہ اور أي کے ذریعے ندا دی جاتی ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ وہ چیز متکلم کے ذہن میں بہت زیادہ حاضر ہے گویا کہ اس کے ساتھ ہے

جیسے أَسُكَّانَ نُعْمَانَ الأَرَاكِ تَيَقَّنُوا بِأَنَّكُمْ فِي رَبْعِ قَلْبِي سُكَّانُ

اور بعض اوقات قریب کی چیز کو بعید (دور) کے درجے میں اتار دیا جاتا ہے پس ان حروف میں سے کسی ایک کے ذریعے سے نداء دی جاتی ہے جن کو بعید کیلئے وضع کیا گیا ہو اس بات کا اظہار کرنے کیلئے کہ منادی عظیم الشأن ہے، رفیع المرتبہ ہے، عظمت وشان میں سامنے والے کا درجہ متکلم سے ایسا دور ہے جیسے مسافت میں دور ہوتا ہے۔ کقولک (أيا مولاي) حالانکہ وہ تیرے ساتھ ہے یا اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ منادی متکلم سے کم درجہ ہے کقولک (أيا هذا) یا اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ سامع غافل ہے جیسے سونے والا، غافل گویا کہ وہ مجلس میں غیر حاضر ہے جیسے تیرا بھولنے والے کو "أيا فلان" کہنا

CamScanner

س: کلماتِ نداء کے اغراضِ اُخریٰ ذکر کیا ہیں؟

بسا اوقات الفاظِ نداء کو معنیٔ اصلی سے معنیٔ اُخریٰ کی طرف خارج کردیا جاتا ہے جسے کلام کے سیاق وسباق اور قرائن سے جانا جاتا ہے۔

① الإغراء

جس پر ظلم کیا گیا اس کے آنے پر تیرا یہ کہنا " یا مَظْلُوم "

② الزجر

جیسے أفؤادي متى المتاب ألمّا تَصْحُ والشَّيبُ فوق رأسي ألمّا

③ التحیّر والتضجّر

(أیا منازل سلمى أین سلماكِ) اور یہ صورت أطلال اور مطایا (فن شاعری کی اصطلاحات) میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔

④ التحسّر والتوجّع

جیسے أیا قبرَ معنٍ کیف واریت جوده وقد کان منه البرّ والبحر مترعا

⑤ التذکُّر

جیسے أیا مَنزِلَيْ سَلْمَى سَلَامٌ عَلَيْكُمَا هَلِ الأَزْمُنُ اللائي مضین رواجع

س: غیر طلبی کی مختصر وضاحت کیجئے؟

غیر طلبی تعجّب، قسم، صیغہ عقود کے ذریعہ ہوتا ہے جیسے بِعْتُ اشْتَرَیْتُ اور اس کے علاوہ سے بھی

انشاء کی قسم غیر طلبی علم المعانی کی بحث سے نہیں ہے۔

اسی وجہ سے ہم نے اس سے صرفِ نظر کیا ہے۔

الباب الثانی فی الذکر والحذف

ذکر اور حذف کی تعریف اور تعارض کی صورت میں ترجیح کا حکم؟

جب سامع کو کسی حکم کا فائدہ پہنچانا کا ارادہ کیا جائے گا تو ایسی لفظ جو حکم میں موجود معنی پر دلالت کرتا ہے تو اس کی اصل ذکر کرنا ہے ایسا لفظ کہ اس پر بقیہ کلام کی دلالت کی وجہ سے اسے پہچان لیا جائے تو اس کی اصل حذف ہے۔

جب دو اصلیں ٹکرا گئے تو دونوں میں سے ایک کے مقتضیات کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جائے گی مگر تقاضہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے

ذکر کے دواعی (مقتضیات) بیان کیجیے؟

① زیادۃ التقریر والایضاح نحو (اولئک علی ھدی من ربھم واُولئک ھم المفلحون)

② قرینہ پر اعتماد کی قلت (قرینہ پر گرفت کا کم ہونا) قرینہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے یا سامع کی سمجھ کے کمزور ہونے کی وجہ سے۔ جیسے (زیدٌ نعم الصدیق) تم کہوگے جب تمہارے سامنے زید کا ذکر ہوگا۔

سامع کے زمانے کا لمبا ہونا یعنی بہت عرصہ پہلے بات سنی تھی اب بھول گئی کچھ کچھ یاد ہے تو ذکر افضل ہے۔ کلام ذکر کیا گیا اس کے ساتھ اس کے غیر کی شان بھی۔

③ سامع کی غباوۃ کی طرف اشارہ کرنا جیسے (ماذا قال عمرو) کے جواب میں (عمرو قال کذا)

④ سامع کو بات پر پختہ کرنا تاکہ وہ انکار نہ کر سکے جیسے حاکم گواہ سے کہے گا کیا زید نے اس چیز کا اپنے اوپر لازم ہونے کا اقرار کیا۔ گواہ کہے گا "ہاں" [illegible]

⑤ جب حکم غیر عجیب ہو تو اس پر تعجب کرنا (علیٌّ یقاوم الأسد)

⑥ تعظیم اور اہانۃ کیلئے۔ جب الفاظ یہ فائدہ دے گویا کہ سائل نے تجھ سے سوال کیا (اھل رجع القائد؟)

حذف کے دواعی (مقتضیات) بیان کیجئے

1. غیر مخاطب سے معاملے کو چھپانا (أَقْبَلَ) تو نے علی کا ارادہ کیا۔
2. شخص معین کو ذکر کرنے کے بعد عند الحاجت انکار کرنا (لئیم خسیس)
3. حذف کیے گئے کہ معین ہونے پر خبر دینا اور اگرچہ دعوۃ ہو (خالق کل شیء)

4. سامع کی توجہ چیک کرنا یا اس کی توجہ کی مقدار کو چیک کرنا (اس کا نور سورج کے نور سے فائدہ حاصل کرتا ہے) اس کا نور سے مراد چاند کا نور
5. مقام کا تنگ ہونا ہرحالے درد دکھ کی وجہ سے

قَالَ لِيْ كَيْفَ أَنْتَ قُلْتُ عَلِيْلٌ ۔ سَهَرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِيْلٌ

عرصے کے فوت ہونے کے خوف سے جیسے شکاری کا کہنا (ہرن ہرن)

6. تعظیم اور تحقیر (ان کے مقدس نام سے اپنی بری زبان کو بچانا یا اپنی زبان کو اس کے برے نام سے بچانا)
7. فن شاعری میں وزن یا سجع کی محافظت

نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بِمَا عِنْدَكَ رَاضٍ وَالرَّأْيُ مُخْتَلِفٌ

وَالنَّاقِبِيْ (ما ودعك ربك وما قلى)

8. عموم کرنا اختصار کے ساتھ

(وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلَى دَارِ السَّلَامِ)

اس کے تمام بندے اس لیے کہ معمول کو حذف کرنا عموم کی اجازت دیتا ہے۔

9. أدب

قَدْ طَلَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ لَكَ فِي السُّؤْ دَدِ وَالْمَجْدِ وَالْمَكَارِمِ مِثْلًا

10. معمول (مفعول) کے ساتھ غرض کا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے متعدی کو لازم کے درجے میں اتارنا

(هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون)

فعل مجہول کے فاعل کے حذف ہونے کی وجوہات تحریر کریں؟

فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرنے کو حذف کی صورت سے

سے شمار کیا گیا ہے۔ فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اس سے خوف کی وجہ سے یا اس پر خوف کی وجہ سے اس پر علم ہونے کی وجہ سے، جہالت کی وجہ سے۔
سُرِقَ المتاعُ
(خُلِقَ الإنسانُ ضَعِيفًا)

الباب الثالث فی التقدیم والتاخیر

یہ بات معلوم ہے کہ کلام کے اجزاء کو یکبارگی تکلم کرنا، بولنا ممکن نہیں بلکہ ضروری ہے کہ بعض اجزاء کو بعض پر مقدم کیا جائے۔ بذاتِ خود الفاظ میں کوئی وصف نہیں ہے کہ مقدم ہونے میں ایک دوسرے سے اولیٰ ہو۔ درجے کا اعتبار کرتے ہوئے تمام الفاظ ازروئے الفاظ کے مشترک ہیں۔ تقاضے کی ضروری ہونے کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

① مثلاً خبر کی طرف شوق/رغبت دلانا، جبکہ مقدم کا اشارہ عجیب و غریب ہو

جیسے والذی حارت البریّۃ فیہ حیوان مستحدث من جماد

② خوشی یا بری خبر کی طرف جلدی کرنا

(العفو عنک صدر بہ الأمر) (القصاص حکم بہ القاضی)

③ تعجب اور انکار کی جگہ مقدم کرنا (کیا اتنا تجربہ ہونے کے بعد تم نے اس معاملے سے دھوکہ کھایا)

④ ترقی کی راہ پر چلنا

اولاً عام کو لانا پھر عام کے بعد خاص کو کیونکہ عام کو جب خاص کے بعد ذکر کیا جائے گا تو اس کا فائدہ نہیں ہوگا جیسے یہ کلام صحیح ہے، فصیح ہے، بلیغ ہے۔ "ھذا الکلام صحیح فصیح بلیغ" جب تو فصیح بلیغ کہے گا تو صحیح کی حاجت نہیں رہے گی اس طرح جب "بلیغ" کہے گا تو نہ صحیح کی حاجت اور نہ ہی فصیح کی حاجت رہے گی۔

⑤ ترتیب وجودی کی رعایت کرنا (لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ)

⑥ عموم سلب یا سلب عموم پر نص ہونا

عموم سلب (کُلِّیَّۃ نفی، مکمل نفی) اداۃِ عموم کو اداۃِ نفی پر مقدم کرنے کے ساتھ ہو جیسے (کُلُّ ذالک لم یکن) یعنی نہ یہ واقع ہوا اور نہ ہی وہ واقع ہوا۔ (نفی A to Z)

سلبِ عموم: نفی کے الفاظ کو عموم کے الفاظ پر مقدم کرنے کے ساتھ ہو۔ جیسے (لم یکن کل ذالک)

فائدہ۔ مجموعہ واقع نہیں ہوا ہے، بعض کے واقع ہونے کا احتمال ہے اور تمام افراد کی نفی کا بھی احتمال ہے۔

7) حکم کو پختہ کرنا جب خبر فعل ہو۔ نحو (أَهْلَكْتُ ظُلْمَهُمْ) اور یہ اسناد کی تکرار کیلئے
8) تخصیص کرنا (حصر پیدا کرنا) مَا أَنَا قُلْتُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ

9) وزن یا سجع پر محافظت کرنا
جیسے إِذَا نَطَقَ السَّفِيهُ فَلَا تُجِبْهُ فَخَيْرٌ مِنْ إِجَابَتِهِ السُّكُوتُ

تقدیم و تاخیر میں سے ہر ایک کے مقتضیات کو ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ جب جملے کے دو رکنوں میں سے ایک مقدم ہو گا تو understood ہے کہ دوسرا مؤخر ہو گا تو دونوں باہم لازم ہیں۔

الباب الرابع في التعريف والتنكير

س: مقامِ تعریف و مقامِ تنکیر اور معارف کی وضاحت کیجئے؟

جب غرض / مقصد ارتباطِ کلام سے مخاطب کو سمجھانے کے ساتھ متعلق ہو گی تو وہ مقامِ تعریف ہے اور جب یہ غرض متعلق نہیں ہو گی تو وہ مقامِ تنکیر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل کیلئے ہم کہیں گے کہ بات معلوم ہے کہ ضمیر، علم، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول، معرف باللام ذکر کردہ میں سے کسی ایک کیلئے مضاف ہونا اور منادیٰ۔

س: ضمیر کی تعریف بیان کیجئے؟

متکلم، مخاطب یا غائب کے مقام پر اختصار کے پیشِ نظر ضمیر کو لایا جاتا ہے۔ جیسے (أَنَا رَجُلٌ تُلْكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ)
(أَنْتَ وَلَدٌ تَتَمَنَّى يَا نَجَازَهُ)

س خطاب کی اصل کیا ہے؟

خطاب کی اصل یہ ہے کہ وہ مُشاہد معین سے ہو اور بسا اوقات غیر مشاہد سے خطاب کیا جاتا ہے جبکہ وہ اس کے دل میں مُستحضر ہو (إِيَّاكَ نَعْبُدُ)

اور بسا اوقات غیر معین سے خطاب کیا جاتا ہے جب خطاب سے عمومیت کا ارادہ کیا گیا ہو ہر اس کیلئے جس سے خطاب کرنا ممکن ہو۔

(اللئیم من اذا أحسنت إليه اساء اليك)

س علم کی تعریف بیان کیجئے؟

خاص اسم کے ذریعے سامع کے ذھن میں اس کے معنی کو حاضر کرنے کیلئے علم کو لیا جاتا ہے۔

واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل

س علم کی اغراض اُخری کیا کیا ہیں؟

(1) تعظیم کیلئے (ركب سَيفُ الدَّولة)

(2) اھانة کیلئے (ذھب صخر)

(3) ایسے معنی سے کنایہ کرنا جو اس کیلئے الفاظ کی صلاحیت رکھتے ہوں (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ)

س اسم اشارہ کی غرض اصلی کیا ہے؟

اسم اشارہ کے معنی کو حاضر کرنے کیلئے ایک ہی طریقہ متعین ہو تو اسم اشارہ کو لایا جاتا ہے۔ جیسے تیرا کہنا "بِعْنِي هذا" اس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ تم اس کا نام اور وصف نہیں جانتے ہو

س اسم اشارہ کی اغراض اُخری علم بند کیجئے

جب اغراض أصلیه والا طریقہ متعین نہ ہوگا تو ضرور وہ اغراض اخری کے لئے ہوگا

(1) تعجب کے ظاہر کرنے کیلئے

کتنے عاقل فاضل کہ جن کے مسلک موقف نے ان کو تھکا (تھکا) دیا اور ایسے جاہل Translate

کہ تم ان سے ملو گے کہ مالدار ہونگے یہی وہ بات ہے جس نے عقل کو حیران کر دیا اور حد عالم اس کی وجہ سے بدمذہب اب زندیق ہوگئے۔

(2) اسم اشارہ کے ذریعے توجہ پانے کیلئے

هٰذَا الَّذِي يُفْرِقُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

(3) قریب و دور والی چیزوں کی حالت کو بیان کرنا

(هذا یوسف) (ذالک أخوہ) (ذلک غلامہ)

(4) تعظیم کیلئے اشارہ کرنا

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ

(5) تحقیر کرنے کیلئے اسم اشارہ لانا

أهذا الذي يذكر آلهتكم = فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ

اسم موصول کیا ہے؟

اسم موصول کے معنی کو سمجھنے کیلئے جب ایک ہی طریقہ متعین ہو جیسے تیرا یہ کہنا "الَّذِي كَانَ مَعَنَا أَمْسِ مُسَافِرٌ" جب تو اس کا نام نہ جانتا ہو۔ ہر حال جب اس کیلئے ایک طریقہ نہ متعین ہو تو اغراض اخری آنی چاہئے۔

اسم موصول کی اغراض؟ اُم عرب کیا ہیں؟

(1) تعلیل (وجہ بیان کرنے کیلئے) ان الذین امنو وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا

(2) اپنے مخاطب کے علاوہ سے معاملے (بات) کو چھپانا

أَخَذْتُ مَا جَادَ الْأَمِيرُ بِهِ وَقَضَيْتُ حَاجَاتِي كَمَا أَهْوَى

(3) خطا پر تنبیہ کرنا

بے شک جن لوگوں کو تم اپنا بھائی گمان کرتے ہو تو سن لو کہ ان کے دلوں کی آگ کینہ درست ہوگا کہ تم ہلاک کیلئے جاؤ

(4) محکوم بہ کی شان و عظمت کو بڑھانا

إِنَّ الَّذِي سَمَكَ السَّمَاءَ بَنَى لَنَا بَيْتًا دَعَائِمُهُ أَعَزُّ وَأَطْوَلُ

معنی (رفع)

5) کسی کو ڈرانا (دھمکانا) از روئے تعظیم و تحقیر کے
(فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ) تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا

6) استہزا کرنا۔ مذاق کرنا
(يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ)

س) الف لام جنسی کی تعریف بیان کریں؟

جب نفس جنس کو بیان کرنا مقصود / غرض ہو تو جس الف لام کو لایا جاتا ہے وہ الف لام جنسی کہلاتا ہے۔ اَلْإِنْسَانُ حَيَوَانٌ نَاطِقٌ

س) الف لام عہدی کی تعریف مع اقسام کو تشریح کرتے وضاحت کیجئے؟

عہد خارجی جب جنس کے افراد میں سے معیّن کیے گئے کو بیان کرنا غرض ہو۔ افراد کو معیّن کرنا افراد کے ذکر کو مقدم کرنے کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔

عہد حضوری یا جنس کے بذات خود موجود ہونے کے ساتھ
الیوم اکملت لکم دینکم

عہد ذہنی یا اس جنس کا سامع کو معلوم ہونا (اذ یبایعونک تحت الشجرۃ)

الاستغراقی الف لام کو لایا جاتا ہے جب جنس کے تمام افراد کو بیان کرنا غرض ہو

نوٹ
اور بسا اوقات الف لام کے ذریعے جنس کے فرد میں موجود قسم کی طرف اشارہ کرنا مراد لیا جاتا ہے۔

ء وَلَقَدْ أَمُرُّ عَلَى اللَّئِيمِ يَسُبُّنِي فَمَضَيْتُ ثُمَّةَ قُلْتُ لَا يَعْنِينِي

جب الف لام خبر کی جگہ واقع ہو تو قصر کا فائدہ دیتا ہے۔
(وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ)

CamScanner

س: تعریف کی ایک قسم معرف بالاضافۃ کی بات کیجئے؟

جب معرّف بالاضافۃ کے معنی کو حاضر کرنے کیلئے ایک ہی طریقہ متعین ہو تو اس کو لایا جاتا ہے جیسے "کتاب سیبویہ" اور "سفینۃ نوح" اور جب ایک طریقہ خاص نہ ہو تو اس کیلئے اغراض أخری لائی جاتی ہیں۔

① گننا۔ شمار کرنا متعذر ہو یا مشکل ہو (أجمع أهلُ الحقِّ على كذا) (أهلُ البلدِ كرامٌ)

② بعض پر بعض کو مقدم کرنے کی نوبت سے خروج کرنا (حضر أمراءُ الجند)

③ مضاف کی تعظیم کیلئے — كتابُ السلطان حضر
مضاف الیہ کی تعظیم کیلئے — هذا خادمي
یا ان دونوں کے غیر کی تعظیم کیلئے — أخو الوزير عندي

④ مضاف کی تحقیر کیلئے — هذا ابن اللصّ
مضاف الیہ کی تحقیر کیلئے — اللصّ رفيق هذا
یا ان دونوں کے غیر کی تحقیر کیلئے — أخو اللصّ عند عمرو

⑤ مقام کے تنگ ہونے کی وجہ سے اختصار کرنا
جیسے هواي مع الركب اليمانين مُصعِدٌ جَنيبٌ وجثماني بمكّةَ مُوثَقُ

س: منادی کی مختصر وضاحت درکار ہے؟

منادی کو لایا جاتا ہے جب مخاطب کو پکارنے کیلئے کوئی خاص عنوان معلوم نہ ہو۔ جیسے (یا رجل) و (یا فتی)
بسا اوقات منادی کو لایا جاتا ہے اس علۃ کی طرف اشارہ کرنے کیلئے جو منادی سے مطلوب ہو۔
(يا غلامُ أحضِرِ الطعامَ) (يا خادمُ أسْرِجِ الفرسَ)

یا کسی ایسی غرض کیلئے جس کا یہاں اعتبار کرنا ممکن ہو۔

۴۔ علم المعانی کے چوتھے باب "التعریف والتنکیر" سے تنکیر کی وضاحت قلمبند کیجئے؟

جس کے متعلق حکایت (یعنی بات) کرنی ہو اور اس کی پہچان کا طریقہ معلوم نہ ہو تو نکرہ کو لایا جاتا ہے۔

جب علم، صلہ (اسم موصول) یا اسی طرح دیگر معارف سے جو متعین کرنا ہو جب وہ معلوم نہ ہو تو نکرہ کو لایا جاتا ہے۔

۵۔ نکرہ کی اغراض اخریٰ قلمبند کیجئے؟

(1) کثرت و قلت کیلئے لِفُلَانٍ مَالٌ اور رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ

یعنی (مَالٌ كَثِيرٌ) (رِضْوَانٌ قَلِيلٌ)

(2) تعظیم و تحقیر کیلئے

لَهُ حَاجِبٌ عَنْ كُلِّ أَمْرٍ يَشِينُهُ وَلَيْسَ لَهُ عَنْ طَالِبِ الْعُرْفِ حَاجِبٌ

(اہل فن کے نزدیک اس شعر کی بہت اہمیت ہے)

ترجمہ: میرے ممدوح / محبوب کیلئے ہر اس کام سے پردہ ہے جو اسے عیب دار کر دے (تعظیم)

بھلائی چاہنے والوں کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ (تحقیر)

(3) نفی کے بعد عموميت (مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ)

لأنّ معناه (ما جاءنا من أحد بشير) على أنّه سلب كلّي

فرد معین یا نوع معین کا قصد کرنا

(4) واللّٰه خلق كلّ دابّة من مّاء

(ہر ہر طرح کے دابّہ کے ہر ہر فرد دابّہ کو اس کے دابّہ کے پانی سے پیدا کیا)

(ک) بات کو چھپانا جیسے (کسی مرد نے کہا کہ بے شک تو حق راستے سے ہٹ گیا ہے تو نے اس کا نام پوشیدہ رکھا، حالانکہ یہ اس کو اذیت نہ دے اگر تو نام لے دیتا تو قریب تھا کہ مخاطب اس کو ضرر دیتا)

الباب الخامس فی الإطلاق والتقیید

← اطلاق و تقیید کے ابتدائی بحث و تعارف کیا ہے؟

اطلاق جب جملے میں مسند اور مسند الیہ کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا ہو تو حکم مطلق کا ہے۔

مقیّد جب مسند اور مسند الیہ پر ایسی شئی سے زیادتی کی گئی ہو جو ان دونوں کے متعلق ہو تو حکم مقیّد کا ہے۔

اطلاق (کلام مطلق) کی حیثیت یہ ہے کہ حکم (مسند) کی تقیید کے ساتھ مقصود متعلق نہ ہو معانی میں سے کسی معنی کی وجہ سے تاکہ سامع ہر ممکن مراد (مذھب) کو اختیار کر سکے۔

تقیید (کلام مقیّد) کی حیثیت یہ ہے کہ مخصوص وجہ کے ساتھ مسند کی تقیید مقصود ہو اگر ان باتوں کی رعایت نہ کیا گیا (لحاظ نہ رکھا گیا) تو فائدہ مطلوبہ فوت ہو جائے گا

← کن کن امور کے ذریعے تقیید لائی جا سکتی ہے

بے شک کلام کو مفاعیل خمسہ اور مثل مفاعیل کے (حال، تمییز، مستثنیٰ) ذریعے، نواسخ، شرط، نفی، توابع اور اس کے علاوہ اشیاء کے ذریعے کلام کو مقیّد کیا جاتا ہے۔

← حصول تقیید کیلئے مفاعیل کی وضاحت بیان کیجئے؟

مفاعیل کے ذریعے تقیید حاصل ہوتی ہے

مفعول فعل کی نوع کو بیان کرنے کیلئے ہوگا (مفعول مطلق)

جس پر فعل واقع ہوا (مفعول بہ) جس زمانے یا مکان میں فعل واقع ہوا (مفعول فیہ) جس کی وجہ سے فعل واقع ہوا (مفعول لہ) یا جس کے ساتھ فعل واقع ہوا (مفعول معہ)

مبہم ھیئۃ یا ذات کو بیان کرنے کیلئے (ھَیْئَۃ یہ حال اور ذات یہ تمییز)

یا حکم کے شامل نہ ہونے کو بیان کرنے کیلئے

کقولک (جَاءَنِی عَالِمٌ) اذا قُلْتَ (عَالِمٌ) اُخْرِجْتَ الجَاهِلَ

یہ قیودات فائدے کے مقام ہیں ورنہ کلام ان قیودات کے علاوہ جھوٹا یا غیر مقصود بذات ہوجائے۔

(وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ)

کلام کو مقید کرنے میں نواسخ کا کردار بیان کیا جائے؟

پس نواسخ کے ذریعے تقیید کو لایا جاتا ہے ان اغراض کے حصول کیلئے جو الفاظِ نواسخ کے معانی کو ادا کرنے

(کان) استمرار کیلئے یا زمانے میں مقیدیات کرنا

(ظَلَّ) (بَاتَ) (أَصْبَحَ) (ا ---- معیّن زمانے کے ذریعے وقت بیان کرنا

(دام) حالت معینہ کے ذریعے وقت بیان کرنا

لبیان مقاربہ کاد - کرب - اوشک

لبیان تیقّن وجد - ألفیٰ - دری - تعلّم

اور ھَلُمَّ جرّا

نواسخ کے ذریعے حکم کو مقید کرنے میں جملہ فقط اسم و خبر یا دو مفعول میں منعقد ہوتا ہے جیسے

(ظَنَنْتُ زَيْدًا قَائِمًا) تو اس کا معنی یہ ہے کہ زید کھڑا ہے گمان کی صورت میں۔

← ادوات شرط کے ذریعے تقیید کیسے حاصل ہوتی ہے؟

شرط کے ذریعے کلام مقید ہوتا ہے ان مقاصد کے حصول کیلئے جو شرط کے معنی کو ادا کرے۔

← جیسے زمانے کیلئے (متی) (أیّان)
← مکان کیلئے (أین) (أنّی) (حیثما)
← حالت کیلئے (کیفما)

اُن سے مکمل فائدہ اور ادوات شرط کے درمیان فرق کی تفصیل و تحقیق جیسے علم نحو میں ذکر کر دیا گیا یہاں اِنْ - اِذَا - لَو کے درمیان فرق کیا جائے گا ان کی تخصیص بلاغت کے معانی میں شمار کیا ہے۔

Imp Question

← اِنْ - اِذَا - لَو کے درمیان تفصیلاً فرق واضح کیجئے؟

① اِنْ اور اِذَا استقبال کیلئے ہیں جبکہ لَو ماضی میں شرط کیلئے ہے۔

لفظ میں اصل یہ ہے کہ وہ معنی کے تابع ہوتے ہیں پس

② اِنْ اور اِذَا کے ساتھ شرط فعل مضارع ہوگی جبکہ لَو کے ساتھ شرط ماضی ہوگی

اِنْ یَسْتَغِیْثُوا یُغَاثُوا بِمَاءٍ کَالْمُهْلِ - اِذَا تَسْرِدْ اِلَیْهِ دَلِیْلٌ تَقْنَع

وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ

③ اِنْ اور اِذَا کے باہم فرق یہ ہے کہ اِنْ کے ساتھ شرط کا وقوع عدم جزم کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ اِذَا کے ساتھ شرط جزم (یقین) کے واقع ہوگی۔ اسی وجہ سے اِذَا کے ساتھ ماضی کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

گویا کہ اذا کے ساتھ شرط کا وقوع بالفعل ہوتا ہے برخلاف "اِنْ" کے
جو تم کہو گے "اِنْ اَبْرَأْ مِنْ مَرَضِيْ اَتَصَدَّقْ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ"
تم اپنے تندرست ہونے کے متعلق تذبذب میں ہو
اور جب یوں کہو گے "اِذَا بَرِئْتُ مِنْ مَرَضِيْ تَصَدَّقْتُ"
تم اپنے تندرست ہونے کے متعلق یقین رکھتے ہو

(4) أحوالِ نادرہ کو اِنْ کے مقام میں ذکر کیا جاتا ہے جبکہ احوالِ کثیرہ کو اذا کے مقام میں ذکر کیا جاتا ہے۔
"فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَذِهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ"
"تو حسنہ کا آنا محقق ہے" کیونکہ اِذا کے ذریعے "مطلق حسنہ" مراد ہے جو کہ اس کی تمام انواع کو شامل ہے۔ جیسے کہ الف لام استغراقی سے سمجھا جا سکتا ہے اِذا کے ذکر کرنے کے ساتھ

سیئۃ کا آنا قلیل ہے نادر ہے کیونکہ اِنْ کے ذریعے نوع خاص مراد ہے جیسے نکرہ سے سمجھا جا سکتا ہے اور قحط سالی ہے اِنْ کے ساتھ ذکر کیا گیا اور اس کو مضارع سے تعبیر کیا گیا ہے۔
اس آیت میں ان کے وصف کو بیان کیا یعنی نعمتوں کا انکار کرنا۔
اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر سخت مشقتیں کے الا

⇐ لَوْ کی وضاحت کیجئے کہ لَوْ کن موازمات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

لَوْ زمانہ ماضی میں شرط کیلئے ہے۔ اس وجہ سے یہ فعل ماضی اس کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے (وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ)

جملہ شرطیہ سے جو اصل مقصود بالذات ہوتی ہے وہ اس کا جواب یعنی جزا ہے جب تم کہو گے

"فَإِذَا اجْتَهَدَ زَيْدٌ أُكْرِمُ ثُمَّتَهُ" گویا کہ آپ خبر دے رہے ہیں کہ عنقریب تم اس کی عزت کرو گے لیکن ساتھ اجتہاد (محنت) کی صورت حال میں نہ کہ عموم حالت میں۔ اس بات پر آگے صورتیں نکلتی ہیں کہ جملے کو اس کے جواب کے اعتبار سے خبریہ اور انشائیہ شمار کیا گیا

کلام کو مقید کرنے میں "نفی" کا کیا کردار ہوتا ہے؟

نفی کے ذریعے تقیید لائی جاتی ہے

"خاص وجہ پر نسبۃ کو سلب کے ساتھ ان خاص وجہ سے جن کا حروف نفی فائدہ دے"

اور وہ چھ ہیں

"لَا" و "مَا" و "إِنْ" و "لَنْ" و "لَمْ" و "لَمَّا"

"لَا" مطلق نفی کرنے کیلئے آتا ہے

"مَا" اور "إِنْ" اگر دونوں مضارع پر داخل ہو تو حال کی نفی کرنے کیلئے آتے ہیں

"لَنْ" استقبال کی نفی کرنے کیلئے آتے ہیں۔

"لَمْ" اور "لَمَّا" میں کیا فرق ہے؟

یہ دونوں ماضی کی نفی کیلئے آتے ہیں مگر

لَمَّا کے ذریعے زمانے تکلم تک نفی ہوتی ہے اور اس شئی کے حصول کی امید ہوتی ہے۔

لمّا یقم زیدٌ ثمّ قام "

(یہ ماضی لانا غلط ہے کیونکہ آپ "لمّا" کے ذریعے ماضی کی نفی کر چکے ہیں)

فلا یقال ← "لمّا یجتمع النقیضان" جیسے کہا جائے "لم یقم ثمّ قام" و لم یجتمعا

نفی میں لمّا ، إثبات میں قد کے مقابل ہوتا ہے۔
اور اس وقت اس کا نفی کرنا حال سے قریب ہوگا
یہ کہنا درست نہیں ہے " لمّا یجیٔ محمّد فی العام الماضی "

← توابع کے ذریعے کس کس طرح تقیید لائی جا سکتی ہے؟

توابع کے ذریعے تقیید لائی جاتی ہے ان أغراض کے حصول کیلئے جن اغراض کا توابع سے قصد کیا گیا ہو

← صفت

① صفت کو لایا جاتا ہے ممتاز کرنے کیلئے احترازکرنے کیلئے
نحو احضر علی الکاتب

② کشف کیلئے (وضاحت، تفصیل کیلئے) (الجسم الطویل العریض العمیق یشغل حیزا من الفراغ)

③ تاکید کیلئے تلک عشرۃ کاملۃ - (نفخۃ واحدۃ)

④ المدح حضر خالد الهمّام - بسم الله الرحمن الرحیم

⑤ الذم وامرأتہ حمّالۃ الحطب - أعوذ بالله من ...

⑥ الترحم ارحم إلی خالد المسکین

عطف بیان:

یہ فقط توضیح (وضاحت) کیلئے آتا ہے "أقسم باللّٰہ ابو حفص عمر" توضیح مع مدح، "جعل اللّٰہ الکعبة البیت الحرام قیاما للناس"

توضیح کے معاملے میں کافی ہے کہ دونوں کو ملانے کے وقت دوسرا پہلے کی وضاحت کرے اگر وہ انفرادی طور پر اس سے زیادہ واضح نہ ہو
علیٌّ زین العابدین اور العسجد الذھب (دونوں کا معنی سونا ہے) Gold

عطف النسق:

عطف نسق ان اغراض کیلئے ہے جو اغراض کو حروف عطف ادا کرے
جیسے فاء: ترتیب مع تعقیب کیلئے
ثُمَّ: تراخی کیلئے

بدل:

بدل کل کی مثال (وضاحت اور پختگی کیلئے ہے) (قدم اخی علی)
بدل بعض: سافر الجند أغلبه
بدل اشتمال: نفعنی الأستاذ علمه

الباب السادس فی القصر

قصر کی تعریف بیان کیجئے؟

مخصوص طریقے کے ذریعہ ایک شئی کو دوسرے شئی کیلئے خاص کرنا۔ قصر کی دو قسمیں ہیں
(1) قصر حقیقی (2) قصر اضافی

قصر حقیقی اور قصر اضافی کی تعریف کیجئے؟

جس میں واقع کے اعتبار کے ساتھ خاص کرنا ہو اور حقیقت کے اعتبار سے ہے نہ کہ دوسری شئی کی طرف اضافت کا اعتبار کرتے ہوئے۔

"لا کاتب فی المدینۃ إلا علی" جب علی کے علاوہ شہر میں کاتب نہ ہو

حصر اضافی کی تعریف کچھ یوں ہے کہ جس میں اختصاص ہو
کسی معینہ شئے کی طرف اضافت کا اعتبار کرتے ہوئے۔
"نحو مَا عَلِیٌّ إِلَّا قَائِمٌ" اضافۃ اس طرح ہے کہ
"إِنَّ لَہُ صفۃ القیام لا صفۃ القعود"

یہ غرض مقصود نہیں ہے کہ علی سے سوائے صفۃ القیام کے
ہر صفت کی نفی کرنا ہو۔

ان دونوں میں سے ہر ایک تقسیم کیا گیا ہے اس بات پر کہ
صفت کی قصر کرنا موصوف پر (لا فارس إلا علیٌّ)
موصوف کو حصر کرنا صفت پر (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ)

سامع کی حالت کو ملحوظ خاطر رکھنے کے لحاظ سے قصر اضافی
کی کتنی قسمیں بنتی ہیں؟

مخاطب (سامع) کی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر اضافی کو
کو تین اقسام میں منقسم کیا گیا ہے
(1) احتمال شرکت جب مخاطب شرکت کا اعتقاد رکھ کر بیٹھا ہو تو افراد
کو حصر کرنا۔
(2) احتمال قلب جب سامع کسی دوسرے (عکس) شئے کا یقین رکھ کر سن
رہا ہو تو الٹ شئے کو حصر کرنا۔
(3) احتمال غیر معینہ جب سامنے والا ایک غیر معینہ چیز کا تصور کیا بات
سن رہا ہو تو متکلم کو تعیین / متعین کرنا"

س: بلغاء کے نزدیک قصر کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

کئی طریقوں سے کلام کو قصر کیا جا سکتا ہے جس سے چند مندرجہ ذیل ہیں

نفی اور استثناء "ان هذا الا ملك كريم"

إنّما سے "انما القاهم عليّ"

لا، بل اور لکن کے ذریعے عطف سے جیسے

"أنا ناثر لا ناظم" اور "ما أنا حاسب بل كاتب"

جس کا حق تاخیر ہو اسکو مقدم کرنا "اياك نعبد"

الباب السابع في الوصل والفصل

ایک جملے کا دوسرے جملے پر عطف کروانا یہ "وصل" ہے جبکہ عطف کو ترک کر دینا "فصل" ہے

اور یہاں (فصل والی صورت میں) کلام کو عطف بالواو پر قصر (حصر کیا گیا ہے) کیونکہ عطف بالواو کے علاوہ صورتوں میں زیادہ شبہ واقع نہیں ہوتا ہے

وصل بالواو اور فصل ہر ایک کی مختلف صورتیں ہیں

س: مواضع الوصل بالواو کی وضاحت بیان کیجئے؟

اول

جب دو جملے خبریہ یا انشائیہ متفق ہوں (یکساں ہوں) ان دونوں کے درمیان مناسبت تامہ ہو اور کوئی شے عطف سے مانع نہ ہو۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ اور اسی طرح

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا

الثانی

جب ترکِ عطف کا ارادہ کرے گا تو بات خلافِ مقصود ہو جائے گی

جیسے تم اُس کے جواب میں کہو گے جس نے تم سے سوال کیا کہ

(لا و شفاہ اللہ)

"ھَلْ بَرِئَ عَلِيٌّ مِنَ الْمَرَضِ" واو کو چھوڑنا اس پھر دعا کا ارادہ

کرنا ہے اور تیرا مقصد اس کیلئے دعا کرنا ہے

مواضع فصل بیان کیجئے؟

نوٹ = پانچ مقامات پر فصل واجب ہے

اوّل: دو جملے کے درمیان اتحاد تام ہو اس طرح میں کہ دوسرا پہلے کا بدل ہو

جیسے

"أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ۝ أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ"

اس طرح کہ دوسرا پہلے کیلئے عطف بیان ہو "فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ

الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ"

اسی طرح کہ دوسرا پہلے کیلئے مؤکد ا بالکہ ہو

"فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا"

ان مواضع پر کہا جائے گا کہ بے شک دو جملوں کے درمیان اتّصالِ کمال ہے۔

ثانی

دو جملوں کے درمیان تباین تامہ ہونا اس طرح کہ خبریہ اور انشائیہ باہم مختلف ہونگے جیسے شاعر کا کہنا۔

وَقَالَ رَائِدُهُمْ أَرْسُوا نُزَاوِلُهَا — ہر شخص کل امری یجری بمقدار

یعنی ان دونوں کے معنی کے درمیان مناسبۃ تامۃ نہ ہو (اعلیٰ کا تب الحمام الطائر)
علی کے کاتب ہونے اور کبوتر کے اڑنے کے درمیان معنی میں کوئی بات مناسبت معنی رکھنے والی نہیں۔
ان مقامات میں یہ کہا جاتا ہے کہ دو جملوں کے درمیان انقطاع کمال ہے۔

الثالث

دوسرا جملہ جواب ہوگا اس مقدر سوال کا جو پہلے جملے سے پیدا ہوا ہے

زَعَمَ الْعَوَاذِلُ أَنَّنِي فِي غَمْرَةٍ — صَدَقُوا وَلَكِنْ غَمْرَتِي لَا تَنْجَلِي

گویا کہ کہا گیا "کیا وہ اپنے گمان میں سچے ہیں یا جھوٹے" تو جواب دیا "انہوں نے سچ کہا" اور اس مقام میں ان دو جملوں کے درمیان کمال اتصال کا شبہ ہے۔

الرابع

دو جملوں کے بعد ایسا جملہ آگے موجود ہو کہ اس جملے کا عطف کرنا دو میں سے ایک پر درست ہو، مناسبت کے پائے جانے کی وجہ سے اور دوسرے جملے میں عطف کرنے پر فساد ہو لیکن "معاملہ بگڑنے کی وجہ اس عطف کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

و تَظُنُّ سَلْمَىٰ أَنَّنِي أَبْغِي بِهَا بَدَلًا أُرَاهَا فِي الضَّلَالِ تَهِيمُ

أَذَاهَا والے جملے کا "تَظُنُّ" پر عطف کرنا درست ہے لیکن لیکن
أَبْغِيْهَا والے جملے پر عطف کے وہم کی وجہ سے اس سے منع
کیا جائے گا۔ کیونکہ اس طرح تیسرا جملے سلمی کے گمان سے ہو
جائے گا جو کہ منع ہے۔ اس مقام پر کہا جاتا ہے کہ دو جملوں کے درمیان
کمال انقطاع کا شبہ ہے۔

الخامس

کسی مانع کے پائے جانے کی وجہ سے ایک حکم میں
دو جملوں کو شریک کرنے کا قصد نہ کرنا۔

جیسے

"وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ"

پس "اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ" کا "إِنَّا مَعَكُمْ" پر عطف کرنا
درست نہیں کیونکہ جملے کا تقاضہ کرنا کہ وہ اس کفار کا مقولہ ہے
اور نہ ہی "اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ" کا عطف "قَالُوا" پر درست ہے
کیونکہ عطف کا تقاضہ کرتا ہے کیونکہ "اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ" ان کا شیاطین
کی طرف خلوت / تنہائی اختیار کرنے کی حالت سے مقید کرنا
کہا جاتا ہے کہ اس مقام میں یہ دو جملے کمال انقطاع اور
کمال اتصال کے درمیان میں ہیں۔

الباب الثامن في الإيجاز والإطناب والمساواة

ہر وہ مراد جو سینے میں پیدا ہوتی ہے اس کو تین طریقوں سے
تعبیر کرنا ممکن ہے۔

(1) مساواۃ (2) ایجاز (3) اطناب

مساواۃ

عبارۃ مساواۃ کے ذریعے معنی مراد کو ادا کرنا ہے اس طرح کہ جس پر متوسط لوگوں کا عرف جاری ہو۔ وہ لوگ جو نہ بلاغۃ کے درجے تک پہنچے ہو اور نہ ہی بیوقوفی کے درجے تک اتر رہے ہو

"وإذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا فأعرض عنهم"

إيجاز

کسی غرض کی وجہ سے ناقص عبارت کے ذریعے معنی کو ادا کرنا جو معنی کو پورا کر رہا ہوں۔

"قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل"

جب عبارۃ ناقص معنی کو پورا نہ کر رہی ہو تو اسے اخلال کہتے ہیں۔

جیسے "العيش خير في ظلا ل النوك ممن عاش كدا"

شعر کی مراد یہ ہے کہ عقل کے زیر سایہ عقلمند ہوتے ہوئے مشقت والی زندگی گزارنے سے بہتر بیوقوفی کے سائے میں مزے والی زندگی گزارنا ہے۔

إطناب

فائدے کی وجہ سے عبارت زائدہ کے ذریعے معنی کو ادا کرنا "قال رب إني وهن العظم مني واشتعل الرأس شيبا"

أي : ليس ت

جب زیادتی کلام میں کوئی فائدہ نہ ہو تو اسے تطویل"

کا نام دیا جاتا ہے اگر زیادتی غیر متعیّنہ ہو اور اگر متعیّن ہو تو اسے "حشو" کہتے ہیں۔

تطویل ← وَأَلْفَى قَوْلَهَا كَذِبًا وَمَيْنًا

والحشو ← وَأَعْلَمُ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ

دواعی الایجاز بیان کریں؟

حفظ کرنے میں آسان کرنا، فہم (سمجھنے) کے زیادہ قریب کرنا، وقت - مقام کا تنگ ہونا - پوشیدہ کرنا - گفتگو کی اکتاہٹ، بوریت سے بچانا

دواعی اطناب لکھیں؟

معنی کو ثابت کرنا، مراد کو واضح کرنا، تولید کرنا اور وہم شک وشبہ کو دور کرنا۔

"اقسام الایجاز"

ایجاز قصر:-

کم عبارت کا معانی کثیرہ کو متضمن ہونا ایجاز ہے۔ ایجاز ہی بلغاء کی توجہ و کشش کا مرکز ہوتا ہے۔ اور ایجاز کی صورتوں ہی کے ذریعے سے اس کے مراتب، مقام میں فرق ہوتا ہے۔ اور اُسے "ایجاز قصر" کا نام دیا جاتا ہے

"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ"

ایجاز حذف:-

کلمہ کے حذف ہونے یا جملے یا جملے سے زیادہ کلام کا قرینے کے ساتھ حذف ہونا اور محذوف کو قرینے کے دلالت کرنے کی وجہ سے پہچان لیا جاتا ہے۔

اسے "ایجاز حذف" کا نام دیا جاتا ہے کلمہ کے حذف کی مثال

شعر میں أبرح سے پہلے "لا" محذوف ہے اور ان دونوں کا ترجمہ (دائمہ، ہمیشگی)

فقلت یمین اللہ أبرح قاعدا ولو قطعوا رأسی لدیک وأوصالی

اللہ کریم کے فرمان میں جملے کے حذف ہونے کی مثال

وإن یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک

پس محذوف جملہ "فتأسَّ واصبر"

اللہ پاک کے فرمان جملے کے حذف ہونے کی مثال

فأرسلون ٥ یوسف أیها الصدیق

حذف هذه الجملة

"فأرسلونی الی یوسف لأستعبره الرؤیا ففعلو

فأتاه وقال له "یا یوسف"

أقسام الإطناب

بہت سارے مواقعوں معاملات میں اطناب کیا جاتا ہے

(1) عام کے بعد خاص کو ذکر کرنا

(2) خاص کے بعد عام کو ذکر کرنا

(3) ابہام کے بعد وضاحت کرنا

(4) توشیع کرنا (کلام کے آخر میں تثنیہ لایا جائے جسکی دو چیزوں کے ذریعے سے تفسیر کی جائے

⑤ کسی غرض کے حصول کیلئے مکرر (Repeat) کرنا

① طول فصل کیلئے ② معانی میں ترغیب کی زیادتی کرنا

③ ڈرانے میں تاکید کرنا

⑥ اعتراض ایک جملے یا دو ترتیب وار جملوں کے اجزاء کے درمیان میں کسی غرض کے حصول کیلئے لفظ کو واقع کرنا۔

⑦ ایغال

ان لفظوں کے ساتھ کلام کو ختم کرنا جو کسی ایسی غرض کا فائدہ دے کہ اس کے علاوہ بھی معنی مکمل ہو رہا ہو

⑧ تذییل

ایک جملے کے فوراً بعد دوسرے جملے کو لانا جو اس پہلے والے جملے کے معنی پر مشتمل ہو اور اس پہلے کیلئے تاکید ہو۔

⑨ احتراس

کلام کے آخر میں ایسا لفظ لانا جو خلافِ مراد مفہوم کے وہم کا ازالہ کرے

⑩ تکمیل

ایسے الفاظ جو کلام میں زیادہ ہو اور ان کا معنی کلام میں حسن پیدا کردے۔

approximately completing Date
Term 1st

10:38 am
اتوار کی صبح کا وقت
04/09/22

الحمد للہ علی احسانہ
بحمدہٖ تعالیٰ

بہت قیمتی ہوتے ہیں وہ لوگ
جو آپ کو نماز کا عادی بنا دیتے ہیں
FOLLOW DAWATEISLAMI

CamScanner

"علم البیان"

سوالاً جواباً

مدینہ مدینہ مدینہ

سوالنمبر ۱: علم البیان کی تعریف بیان کیجئے؟

"أَنَّهُ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ إِيْرَادُ الْمَعْنَى الْوَاحِدِ بِطُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي وُضُوْحِ الدَّلَالَةِ عَلَيْهِ"

"

علم البیان میں تشبیہ، مجاز، کنایہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے

سوالنمبر ۲: تشبیہ کی تعریف کیا ہے؟

کسی فائدے کے پیش نظر حروف کے ذریعے سے ایک معاملے کو دوسرے معاملے کے ساتھ وصف میں ملانا۔

سوالنمبر 03 "العلم کالنور في الهداية" میں ارکان تشبیہ کی نشاندہی کریں؟

سب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ تشبیہ کے چار رکن ہیں

① مشبّہ ② مشبّہ بہ ③ اداۃ تشبیہ ④ وجہ الشبہ

سوال میں مذکورہ مثال میں

"العلم" مشبّہ ہے "النور" مشبّہ بہ ہے "في" اداۃ تشبیہ ہے جبکہ "هداية" وجہ شبہ ہے

سوالنمبر 04 تشبیہ کتنی ابحاث کے ساتھ تعلق رکھتی ہے؟

تشبیہ تین بحثوں سے تعلق رکھتی ہے

۱۔ تشبیہ کے ارکان کے متعلق
۲۔ تشبیہ کی اقسام کے متعلق
۳۔ تشبیہ کی غرض کے متعلق

سوالنمبر 05 طرفي التشبیہ کس کس طرح آ سکتے ہیں؟

مشبہ، مشبّہ بہ (طرفي التشبیہ) تین طرح سے آ سکتے ہیں

دو عقلی ہونگے "الجھل کالموت"
دو حسی ہونگے "الورق کالحریر في النعومة"
ایک عقلی ایک حسی "خُلقه کالعطر"

(45)

سوال نمبر ۵۵: وجہ التشبیہ کی تعریف کریں؟

وہ خاص وصف ہے جس میں مشبہ، مشبہ بہ دونوں کو ملانے کا قصد کیا گیا ہو۔ جیسے ہدایۃ کو علم اور نور میں

سوال نمبر ۵۶: أداۃ التشبیہ کسے کہتے ہیں؟

وہ لفظ ہے جو مشابھۃ (تشبیہ) کے معنی پر دلالت کرتا ہے
جیسے "ک" اور "کأنّ" (جو مشبہ، مشبہ بہ کے معنی میں ہو)

نکات :-

⇐ "ک" مشبہ بہ کے ساتھ ملا ہوا ہوگا جبکہ "کأنّ" مشبہ کے ساتھ ملا ہوا ہوگا

⇐ کأنّ کی خبر جامد ہو تو تشبیہ کا فائدہ دیتی ہے

ے کأن الثریا راحۃ تشبر الدجی لتنظر طال اللیل أم قد تعرضا

⇐ جب کأنّ کی خبر مشتق ہو تو شک کا فائدہ دیتی ہے
جیسے (کأنّک فاھم) شاید آپ سمجھدار ہیں۔

سوال نمبر ۵۷: کیا فعل تشبیہ کا کام کر سکتا ہے؟

ہاں بسا اوقات ایسا فعل ذکر کیا جاتا ہے جو تشبیہ سے موزوں نہ ہو اپنی وضع اصل کے اعتبار سے تشبیہ پر دلالت نہ کرتا ہو

(إذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا)

"تشبیہ بلیغ" کی تعریف کیجیے؟

جب تشبیہ میں أداۃ التشبیہ اور وجہ الشبہ دونوں کو حذف کر دیا جائے اسے تشبیہ بلیغ کہتے ہیں

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا (النبا - ١٠)

یعنی

كاللباس في الستر

المبحث الثاني في أقسام التشبيه

مفرد اور مرکب کے باہم تشبیہات بیان کریں

مفرد کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا (هذا الشيء كالمسك في الرائحة)

مرکب کو مرکب کے ساتھ تشبیہ دینا

كأنّ مثار النقع فوق رؤوسنا وأسيافنا ليل تهاوى كواكبه

غبار کی ہیئت (بناوٹ) سے تشبیہ ہے اور اس میں تلواریں ٹکرا رہی ہیں اور رات میں ستارے مختلف اعتبار سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہیں۔

مفرد کو مرکب کے ساتھ تشبیہ دینا

جیسے شقیق کی تشبیہ "زبرجدی نیزے پر یاقوتی جھنڈے کے آویزاں (لہرانے) کے ساتھ" دینا

مرکب کو مفرد کے ساتھ تشبیہ دینا

ع یا صاحبی تقصیا نظریکما   تریا وجوہ الأرض کیف تصور
تریا نھارا مشمسا قد شابہ   زھر الربا فکأنما ھو مقمر

اُجلا دن والی بناوٹ کی تشبیہ وہ ہے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پر کھلی ہوئی چاندنی رات سے ہے۔

ملفوف اور مفروق کی تعریف مع امثلہ بیان کیجئے؟

ملفوف یہ ہے کہ دو یا اس سے زائد مشبہ کو لایا جائے پھر ان کے مشبہ بہ کو لایا جائے

ع کأن قلوب الطیر رطبا یابسا   لدی وکرھا العناب والحشف البالی

وضاحت :- پرندوں کے دلوں میں تر کی مثال انگور کی سی ہے اور ان میں سے خشک کی تشبیہ خشک کھجور کے ساتھ ہے۔

مفروق یہ ہے کہ مشبہ کو لایا جائے پھر مشبہ بہ کو اسی طرح تسلسل سے

ع النشر مسک والوجوہ دنا   نیر وأطراف الأکف عنم

تشبیہ التسویہ اور تشبیہ الجمع کی تعریف بیان کریں؟

اگر مشبہ متعدد ہو جبکہ مشبہ بہ ایک ہو اسے تشبیہ تسویہ کہتے ہیں
جیسے
صُدْغُ الحَبِیْبِ وَالحالِیْ كِلَاهُمَا كَاللَّیَالِیْ

اگر مشبہ بہ متعدد ہو جبکہ مشبہ ایک ہو اسے تشبیہ جمع کا نام دیا جاتا ہے

جیسے كَأَنَّمَا يَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُنَضَّدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَاحٍ

وجہ التشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کے اقسام بیان کرو؟

وجہ الشبہ کے اعتبار سے تشبیہ کی دو اعتبار سے تقسیم بندی کی جاتی ہے۔

① تمثیل ② غیر تمثیل
① مفصل ② مجمل

تمثیل کی تعریف

جو وجہ شبہ متعدد جہت سے ماخوذ ہو
جیسے ثریا (تاروں کا جھرمٹ) کو چمکدار انگور کے گوشوں سے تشبیہ دینا

غیر تمثیل کی تعریف

جس میں وجہ شبہ متعدد اعتبار سے نہ لی گئی ہو

جیسے نجم (ستارے) کو درھم سے تشبیہ دینا۔

⇐ مفصل کی تعریف

وہ جملہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ ذکر کی گئی ہو

نحو

ع ثَغْرُهُ فِي صَفَاءٍ وَأَدْمُعِي كَاللَّآلِي

اس شعر میں "فی صفاء" وجہ شبہ ہے۔

⇐ مجمل کی تعریف

وہ جملہ جس میں وجہ شبہ ذکر نہ ہو، جیسے

"النحو في الكلام كالملح في الطعام"

أداة التشبیہ کے اعتبار سے تشبیہ کی قسمیں سپرد قلم کیجئے؟

کلماتِ تشبیہ کے نقطہ نظر سے "تشبیہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں:

⇐ مؤکد

جس میں کلماتِ تشبیہ کو حذف کر دیا گیا ہو جیسے

"هُوَ بَحْرٌ فِي الْجُوْدِ"

⇐ مُرسَل

جس میں کلماتِ تشبیہ کو حذف نہ کیا گیا ہو بلکہ کلماتِ تشبیہ ذکر ہو

"هُوَ كَالْبَحْرِ كَرَمًا"

(بمعنی سخاوت)

اغراض تشبیہ

① اما بیان امکان المشبہ

؎ فَإِنْ تَفُقِ الأَنَامَ وأَنْتَ مِنْهُمْ
فَإِنَّ المِسْكَ بَعْضُ دَمِ الغَزَالِ

کیونکہ جب شاعر نے دعویٰ کیا کہ ممدوح خصوصیات کی وجہ سے جدا ہے اِن صفات وخصائص نے اسے الگ تھلگ (حقیقۃ منفرد) کر دیا
پھر تشبیہ کے ذریعے سے اپنے دعوے پر دلیل لایا کہ مشک جو اصل میں وہ تو ہرنی کا خون ہے۔

② اما بیان حال المشبہ

كَأَنَّكَ شَمْسٌ وَالمُلُوكُ كَوَاكِبُ
إِذَا طَلَعَتْ لَمْ يَبْدُ مِنْهُنَّ كَوْكَبُ

③ بیان حال مقدار المشبہ (بیانِ مقدارِ حالہ)

فِيهَا اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ حَلُوبَةً
سُودًا كَخَافِيَةِ الغُرَابِ الأَسْحَمِ

شاعر نے سیاہ اونٹنیوں کو کوے کے پر کے ساتھ تشبیہ دی ہے اس کی سیاہی کی مقدار کو بیان کرنے کیلئے

(٥٦)

④ إمّا تقريرُ حالِه

إنّ القلوبَ إذا تنافرَ وُدُّها
مِثلُ الزُّجاجةِ كَسرُها لا يُجبَرُ

شاعر نے دلوں کے ٹوٹنے کو شیشے کے ٹوٹنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ شیشہ دوبارہ جوڑتا نہیں ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ان میں مودت / محبت ہے

⑤ إمّا تزیینه

سَوداءُ واضحةُ الجبینِ كَمُقلةِ الظَّبيِ الغَريرِ

اس کی خوبصورتی کو بیان کرنے کیلئے شاعر نے اس کی سیاہی کو ہرنی کی آنکھ کے سیاہ ڈھیلے سے تشبیہ دی ہے۔

⑥ إمّا تقبیحُه

وإذا أشارَ مُحدِّثاً فكأنّه قِردٌ يُقهقِهُ أو عَجوزٌ تَلطِمُ

☚ تشبیہ المقلوب جب مشبہ اور مشبہ بہ کو عکس کر دیا جاتا ہے تو بسا اوقات غرض مشبہ بہ کی طرف لوٹتی ہے

نحو:

وبدا الصباحُ كأنّ غُرّتَهُ وَجهُ الخليفةِ حينَ يُمتَدحُ

المجاز

کسی علاقے (تعلق، واسطے) کی وجہ سے معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال کیا گیا لفظ مجاز کہلاتا ہے۔
کسی قرینے کی وجہ سے معنی سابق مراد لینے میں رکاوٹ ہو۔

مثال:

جیسے فصیح کلمات کے موقع تمہارا "الدُرَر" استعمال کرنا ((فُلَانٌ يَتَكَلَّمُ كَالدُرَرِ))
بے شک، مثال میں لفظ "الدُرَر" موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہوا ہے۔
جبکہ "الدُرَر" کا اصل محل/موضوع لہ "موتیوں کی لڑی چمکنے والی چیز کہلاتی ہے"

"حقیقی اور مجازی معنی میں "اچھا لگنا، طبیعت کو بھانے" کی وجہ سے فصیح کلمات کی طرف منتقل کر دیا گیا"
حقیقی معنی مراد لینے سے جو مانع قرینہ ہے وہ "يَتَكَلَّمُ" ہے۔

جیسے اللہ پاک کے فرمان میں "أنامل" کی جگہ پر "أَصَابِع" استعمال ہوا ہے۔
"يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِيْ آذَانِهِمْ"
انگلیاں جن کا جز، پورے ہیں۔ اس علاقے کی وجہ سے لفظ "أَصَابِعَ" غیر موضوع لہ میں استعمال ہوا ہے۔ کل بول کے

جز مراد لیا ہے کیونکہ تمام انگلی کو کان میں ڈالنا ممکن نہیں ہے

استعارہ:

حقیقی معنی اور مجازی معنی کے درمیان مشابہت کا علاقہ ہو تو اسے "استعارہ" کہتے ہیں
جیسے پہلی مثال "فُلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالدُّرَرِ"
ورنہ وہ "مجاز مرسل" ہے جیسے دوسری مثال

استعارہ

استعارہ کی تعریف مع مثال وضاحت کیجئے؟

"هِيَ مَجَازٌ عَلَاقَتُهُ الْمُشَابَهَةُ"

استعارہ وہ مجاز ہے جس کا علاقہ مشابہت کا ہو
جیسے اللہ پاک کا فرمان

"اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور"

یہاں "من الظلمات الی النور" سے مراد "من الضلال الی الھدیٰ" ہے
یہاں پر ظلمات اور نور کو ان دونوں کے حقیقی معنی کے علاوہ میں استعمال کیا گیا ہے

گمراہیوں اور اندھیریوں کے درمیان مشابہت کا علاقہ ہے اور ہدایت اور نور کے درمیان بھی مشابہت کا علاقہ ہے اور ماقبل کلام قرینہ ہے۔

استعارہ کی اصل کیا ہے؟

ایسی تشبیہ جس میں طرفین تشبیہ میں سے کسی ایک کو اور وجہ شبہ اور ادات تشبیہ کو حذف کر دیا گیا ہو۔

مشبّہ کو مستعار لہ، مشبّہ بہ کو مستعار منہ کا نام دیا جاتا ہے مذکورہ بالا مثالِ تشبیہ میں مستعار لہ (مشبہ) "ضلال اور ھدی" ہے اور مستعار منہ (مشبّہ بہ) وہ معنی ظلام اور نور ہے اور لفظ ظلمات اور نور کو مستعار کا نام دیا گیا ہے۔

استعارہ کی تقسیم کاری تفصیلاً تحریر کریں؟

① مصرّحۃ

وہ استعارہ جو مشبہ بہ کے لفظوں کے ذریعے سے صراحتاً واضح ہو

م أمطرت لؤلؤ من نرجس وسقت
وردا وعضّت على العنّاب بالبرد

اس شعر میں موتیوں سے آنسو، نرگس سے آنکھیں، گلاب کے پھول سے رخسار، چنبیلی رنگلے بابونا سے پورے، اولوں سے دانت کو استعارہ کیا گیا ہے

② مکنیۃ

وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کو تو حذف کر دیا گیا ہو اور شیٔ کے جز لازم کے ذریعے جس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو

(وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ)

اس مثال میں طائر (پرندے) سے عاجزی کا استعارہ لیا گیا ہے

پھر طائر کو حذف کر کے اس کے جزو لازم یعنی جناح (پر) سے

یہ استفادہ کیا ہے

عاجزی/انکساری کیلئے جناح کا اثبات کو وہ "استعارہ

تخییلیّہ" کا نام دیتے ہیں۔

دوسرے اعتبار سے استعارے کی تقسیم بندی

① أصليّه

وہ استعارہ جس میں مستعار غیر مشتق اسم ہو

جیسے ضلال کیلئے ظلام کا استعارہ اور ھدایت کیلئے نور کا استعارہ

② تبعيّة

وہ استعارہ جس میں مستعار فعل یا حرف یا اسم

مشتق ہو جیسے (فلان رکب کتفی غریمہ

(فلاں شخص اپنے قرض خوار کے کندھے پر سوار ہو گیا)

جیسے (أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِم) وہ ہدایۃ تامہ کے حصول

پر قادر ہو گئے

جیسے

وَلَئِن نَطَقَتْ بِشُكْرِ بِرِّكَ مُفْصِحًا

فَلِسَانُ حَالِي بِالشِّكَايَةِ أَنْطَقُ

جیسے

أَذَقْتُهُ لِبَاسَ الْمَوْتِ (میں نے اسے موت کا لباس چکھایا)

یعنی "میں نے اسے پہنایا"

56

تیسرے اعتبار سے استعارہ کی تقسیم بندی

① مُرَشَّحَۃ

وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے مُتعلّقات کو بیان کیا جائے

(اولئک الذین اشتروا الضّلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم)

یہاں منافع اور تجارۃ کو ترشیح کے طور پر ذکر کیا۔

② مُجرّدۃ

استعارہ کی وہ قسم جس میں مشبہ کے متعلقات مذکور ہو

(فأذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف)

③ مُطلقۃ

وہ استعارہ جس کے ساتھ کسی کے لازم/متعلقات مذکور نہ ہو (ینقضون عھد اللہ)

Note ←

استعارہ مکمل ہونے کے بعد ترشیح اور تجرید کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔

المجاز المرسل

هو مجاز علاقته غير المشابهة

وہ مجاز ہے جس کا علاقہ مشابہت کا نہ ہو

① كالسببية في قولك

عظمت يد فلان يعني نعمته التي سببها اليد

② كالمسببية في قولك

أمطرت السماء نباتا يعني مطرا يتسبب منه النبات

③ والجزئية في قولك

أرسلت العيون لتطلع على أحوال العدو يعني الجواسيس

④ والكلية في قولك

يجعلون أصابعهم في آذانهم

⑤ اعتبار ما كان

وآتوا اليتامى أموالهم يعني البالغين

⑥ اعتبار ما يكون

إني أراني أعصر خمرا يعني عنبا

⑦ المحلية

فقرّر المجلس ذلك يعني أهله

⑧ الحالية

ففي رحمة الله هم فيها خالدون يعني في جنته

مجاز مرکب کی تعریف بیان کیجئے؟ مع مثال

"اگر جملہ معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہو تو اگر اس کا علاقہ بھی مشابھۃ کا نہ ہو تو وہ مجاز مرکب کہلاتا ہے"

example

جیسے جملہ خبریہ کا انشائیہ کے محل/جگہ میں استعمال ہونا

هواى مع الركب اليمانين مصعد

جنيب وجثماني بمكة موثق

اس جملے سے خبر دینا مقصود نہیں ہے بلکہ فقط غم و حسرت کا اظہار مقصود ہے

استعارہ تمثیلیہ کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

"جملہ معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہوا ہو لیکن اس میں مشابھۃ کا علاقہ ہو اسے استعارہ تمثیلیہ کہتے ہیں"

example

جیسے پریشان شخص سے کہا جائے "أراك تقدم رجلا وتؤخر أخرى"

CamScanner

"مجاز عقلی" کیا ہے؟

متکلم کے نزدیک کسی علاقے کی وجہ سے فعل یا معنی فعل کی غیر کی طرف اسناد کرنا "مجاز عقلی" ہے۔

example

جیسے

أشاب الصغير وأفنى الكبير ۔۔۔ كرُّ الغداة ومرُّ العشيّ

جوانی اور موت کی صبح کے آنے اور رات کے جانے کی طرف نسبت کرنا غیر کی طرف اسناد کرنا ہے کیونکہ حقیقت میں جو جوان اور فنا کرنے والی ذات تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے۔

ومن المجاز العقليّ

1. جو مبنی للفاعل ہو اس کی مفعول کی طرف اسناد کرنا (عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ)
2. اس کا عکس ہونا (سَيْلٌ مُفْعَمٌ)
3. مصدر کی طرف اسناد ہونا (جَدَّ جِدُّهُ)
4. زمان کی طرف اسناد ہونا (نهاره صائم)
5. مکان کی طرف اسناد ہونا (نهر جار)
6. سبب کی طرف اسناد ہونا (ابنى الأمير المدينة)

گزشتہ کلام سے معلوم ہوا کہ مجاز لغوی لفظ میں ہوتا ہے اور مجاز عقلی اسناد میں ہوتا ہے۔

الكناية

تعریف

"کنایۃ وہ لفظ ہے جس کے ذریعے لفظ کے لازم معنی کو مراد لیا گیا ہو اس معنی کو مراد لینے کے جائز ہونے کے ساتھ"

example

طویل میان والا یعنی طویل قد والا

اقسام کنایۃ پر روشنی ڈالیئے؟

مکنی عنہ کے اعتبار سے کنایۃ کی تین قسمیں ہیں

الأوّل:- وہ کنایۃ جس میں مکنی عنہ صفت ہو

example

" طویل النجاد رفیع العماد کثیر الرماد إذا ما شتا "

مراد یہ لیا گیا ہے کہ وہ طویل القامہ "سردار والے" "سخی" ہے

الثانی:-

وہ کنایۃ جس میں مکنی عنہ نسبت ہو

example (المجد بین ثوبیہ والکرم تحت ردائہ)

المجد اور الکرم کی نسبت کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے ۔

الثالث: وہ کنایہ جس میں مکنی عنہ نہ صفت ہو اور نہ نسبت ہو

الضاربين بكل أبيض مخذم ۔ والطاعنين مجامع الأضغان

بے شک یہاں دلوں کی محبت کی جگہوں سے کنایہ ہے

تلویح کی تعریف کیجئے؟

اگر کنایہ میں کثیر واسطے ہوں تو اسے "تلویح" کہتے ہیں

جیسے هو كثير الرماد سے مراد "کریم"

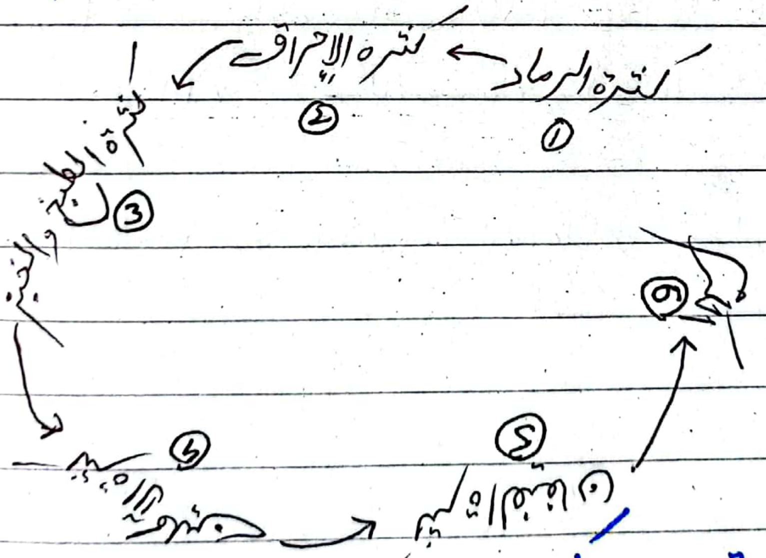

"رمز" کی تعریف لکھیں؟

اگر کنایہ میں واسطے تھوڑے اور خفی ہوں تو اسے "رمز" کہتے ہیں (وہ موٹے جسم والا ہے) یعنی "غبی سے بلید" (کند ذہن ہے بے وقوف ہے کم عقل)

ایماء اور اشارۃ کی تعریف کیا ہے؟

اگر کنایہ میں واسطے کم ہو یا بالکل نہ ہو اور واضح ہو تو اسے "ایماء اور اشارۃ" کا نام دیا جاتا ہے۔

أَوَمَا رَأَيْتَ الْمَجْدَ أَلْقَى رَحْلَهُ
فِيْ آلِ طَلْحَةَ ثُمَّ يَتَحَوَّلِ

کنایۃ عن کونھم أمجادًا

"تعریض" کی تعریف تحریر کریں؟

"اگر کلام کو سمجھنے میں سیاق پر اعتماد کیا جائے تو وہ "تعریض" ہے یعنی کلام کو کسی کنارے پر چھوڑ دینا"

جیسے اس شخص کو تمہارا کہنا جو لوگوں کو ضرر دے کہ "خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُهُمْ"۔

علم البدیع

63

ایسا علم جس کے ذریعے کلام کو مقتضی حال کے مطابق خوبصورت بنانے کی صورتیں جانی جائے۔

وہ صورتیں جو تحسین معنی کی طرف لوٹتی ہیں انہیں محسنات معنویہ کہتے ہیں۔
اور وہ صورتیں جو تحسین لفظ کی طرف لوٹتی ہیں انہیں محسنات لفظیہ کہتے ہیں۔

محسنات معنویہ

① توریہ
ایسا لفظ ذکر کرنا جس کے دو معنی ہوں

قریب: جس لفظ کو کلام سے جلدی سمجھ لیا جائے
بعید: جس مراد سے خفیہ قرینے کے ذریعے افادہ کیا جائے۔
(وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار)

یہاں لفظ "جُرمِ خُم" قرینہ بعید ہے اور اس سے مراد گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔

یاسید أحاز لطفا　　له البرایا عبید
انت الحسین ولکن　　جفاك فینا یزید

اگر "یزید" تو علم لے تو قرینہ قریب ہے اگر فعل مضارع متصور کرے تو معنی بعید ہے۔

2 ابہام

ایسے کلام کو وارد کرنا جو دو متضاد رُخ کا احتمال رکھتا ہو

بارك الله للحسن　　و لبوران فی الختن
یا امام الهدی ظفرت　　ولکن ببنت مَن

شاعر کا "ببنت من" کہنا اس کی عظمت کے پیش نظر تعریف کا احتمال رکھتا ہے یا اس کی دانائی کی وجہ سے مذمت کا محتمل ہے۔

3 توجیہ

موضوع لہ الفاظ کے ذریعے معنی کا فائدہ اُٹھانا۔ اس طرح کہ وہ نام لوگوں یا اس کے علاوہ کے ہوں۔

إذا فاخرته الریح ولت علیلة
بأذیال کثبان الثری تتعثر

به الفضل یبدوا والربیع وکم غدا

به الروض یحیی وھو لاشک جعفر

اس شعر میں فضل، ربیع، یحیی اور جعفر لوگوں کے نام ہیں۔

وما حسن بیت له زخرف تراه اذا زلزلت لم یکن

اگر غور کریں تو اس شعر میں "زخرف"، "اذا زلزلت" اور "لم یکن" قرآن پاک کی سورتوں کے نام ہیں

④ الطباق

دو متقابل معنی کو جمع کرنا

جیسے فرمان الہی [وتحسبهم أيقاظا وهم رقود]

⑤ الطباق المقابلہ

دو یا اس سے زیادہ معنی / باتوں کو ذکر کرنا پھر ترتیب کے مطابق اس کے مقابل کو لانا

جیسے [فليضحكوا قليلا وليبكوا كثيرا]

⑥ تدبیج

رنگوں کے درمیان تقابل کروانا

ع تردى ثياب الموت حمرا فما أتى

لها الليل الا وهي من سندس خضر

④ الإدماج

ایک معنی سے دوسرے معنی کی طرف کلام کو چلانا

جیسے ابوطیب کی بات

أقلّب فیه أجفانی کأنی

اعدّ بها علی الدهر الذنوبا

بے شک شاعر نے زمانے کی طویل شکایتوں سے

ذریعے رات کے وصف کو بیان کیا۔

⑤ من الإدماج ما یسمّی (إستتباع)

کسی چیز کی اس طرح مدح کرنا کہ اس سے دوسری

شئے کی مدح ثابت ہو۔

جیسے خوارزمی کا قول

سمح البداهة لیس یمسك لفظه

فکأنّما ألفاظه من ماله

⑥ مراعاة النظیر

کسی ایک امر (معاملے) اور اس سے

مناسبت رکھنے والی اشیاء کو جمع کرنا نہ کہ تضاد رکھنے والی

اذا صدق الجد افتری العم للفتی مکارم لا تخفی وان کذب الخال

یہاں الجدر، الھم اور الخال کو جمع کیا۔ درحقیقت پہلے سے مراد "الحظ"، دوسرے سے مراد غاصۃ الناس اور تیسرے سے مراد "الظن"۔

(۱۰) استخدام

کسی معنی کیلئے لفظ کو ذکر کرنا اور دوسرے معنی کے ذریعے اس پر ضمیر لوٹانا یا دو ضمیروں کے لوٹانا اور ان دونوں سے دوسرے کا ارادہ کرنا قطع نظر پہلے کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

جیسے { فمن شهد منكم الشهر فليصمه }

شھر سے مراد ھلال ہے، ھلال سے مراد زمانہ معلوم ہے

فسقى الغضاء والساكنيه وإن هم شبوه بين جوانحي وضلوعي

الغضاء سے مراد گھاس کے درخت اور "ساكنيه" کی ضمیر اس بادیۃ (گاؤں) کے مکینوں کی طرف لوٹ رہی ہے اور "شبوه" کی ضمیر نار (اس کی آگ) کے معنی کی طرف لوٹ رہی ہے۔

(۱۱) الاستطراد

متکلم کا ایک غرض (موضوع) سے دوسری غرض کی طرف کسی تعلق کی وجہ سے نکلنا، پھر پہلے کی تکمیل کی طرف آجانا

وانا اناس لا نرى القتل سبة اذا ما رأته عامر وسلول
يقرب حب الموت آجالنا لنا وتكرهه آجالهم فتطول
وما مات منا سيد حتف أنفه ولا طل منا حيث كان قتيل

کلام کو فخر/تفاخر سے شروع کیا، پھر اس کو قبیلہ عامر اور سلول کی طرف پھیر دیا پھر تفاخر کی طرف لوٹ آیا۔

(12) اِفتِنَان

دو مختلف فنون کو جمع کرنا جیسے غزل، حماسہ، مدح، مذمت، تعزیت اور خوشخبری

example

عبداللہ بن ھمام سلولی جب یزید کے پاس آیا تو کہا تمہارے محترم والد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اور ان کے پیچھے وہ بادشاہت۔ اللہ آپ کو اجر دے مصیبت پر عطا کردہ چیز میں برکت دے اور رعیہ کے معاملے میں آپ کی مدد کرے۔ یقیناً تم پر بڑی مصیبت آپڑی ہے۔ تم کو بھاری بوجھ (بادشاہت) عطا ہوا۔ اس پر اللہ کا شکر ادا کرو جو تم کو ملا اور آئی ہوئی مصیبت پر صبر کرو۔ تم نے ایک خلیفہ کو کھویا۔ تمہیں خلافت ملی اور تم سے تمہارا دوست دور ہوا اور ایک جلیل عطا کیا گیا۔

نظم میں

اصبر یزید فقد فارقت ذا ثقة — واشکر حباء الذی بالملک أصفاک

لارزء أصبح فی الاقوام نعلمه — کما رزئت ولا عقبی کعقباک

(13) الجمع

دو یا متعدد چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا۔

ان الشباب والفراغ والجدة — مفسدة للمرء ای مفسدة

(14) تفریق

مختلف اشیاء کو ایک نوع سے جدا کرنا / فرق کرنا

مانوال الغمام فی وقت ربیع — کنوال الامیر یوم سخاء
فنوال الامیر بدرۃ عین — ونوال الغمام قطرۃ ماء

(15) تقسیم

کسی شی کے اقسام کو پورا کر دینا

واعلم علم الیوم والأمس قبلہ — ولکننی عن علم ما فی غد عمی

(1) اسی طرح کہ کئی کو ذکر کر دینا اور تعیین پر ان کی تفصیل کی طرف لوٹنا

ولا یقیم علی ضیم یراد بہ — إلّا الأذلّان عیر الحی والوتد
ھذا علی الخسف مربوط برمتہ — وذا یشج فلا یرثی لہ أحد

(2) کسی شی کے احوال کا تذکرہ کرنا پھر جو اس کے لائق تعریف ہے ان میں سے ہر ایک کی اس کی طرف اضافت کر دینا۔

سأطلب حقی بالقناء ومشایخ = کأنھم من طول ما التثموا مرد
ثقال اذا لاقوا خفاف اذا دعوا = کثیر اذا شدّوا قلیل اذا عدوا

(16) الطی والنشر

تفصیلاً یا اجمالاً متعدد کو ذکر کرنا پھر غیر معین طور پر ہر ایک کے لوازمات / احوال / معاملات کو ذکر کرنا

(جعل لكم الليل والنهار لتسكنوا فيه ولتبتغوا من فضله)

سکون رات میں ہوتا ہے اور فضل تلاش کرنا دن میں ہوتا ہے

ع ثلاثة تشرق الدنیا ببهجتها شمس الضحی وأبو اسحاق والقمر

(16) ارسال المثل والکلام الجامع

اس کلام کو لانا جس کے ذریعے بہت جگہ مثال دی جاتی ہو

یا تو وہ بعض جز ہوگا اصرار شاعر کا شعر (

لیس التکحّل فی العین کالکحل

یا تو وہ کل شعر ہوگا

ع اذا جاء موسی وألقی العصا فقد بطل السحر والساحر

(18) المبالغة

شدت یا کمزوری میں بات کو اس حد تک پہنچانے کا دعوی کرنا کہ جو ہوتا بعید یا محال ہو۔

مبالغہ کی تین قسمیں ہیں

(1) تبلیغ

جو مبالغہ عقلاً اور عادۃً ممکن ہو۔ جیسے گھوڑے کا وصف

ع اذا ما سابقتها الریح فرت

وألقت فی یدالریح الترابا

۲ إغراق جو مبالغہ عقلاً ممکن ہو اور عادةً ممکن نہ ہو

ع ونکرم جارنا مادام فینا ونتبعہ الکرامۃ حیث مالا

۳ غلو

اگر مبالغہ عقلاً اور عادةً محال ہو تو وہ غلو ہے

ع تکاد قسیّہ من غیر رام تمکن فی قلوبہم النبالا

۱۹ المغایرۃ

کسی چیز کی مذمت بیان کرنے کے بعد مدح کرنا یا مدح کرنے کے بعد مذمت بیان کرنا۔

جیسے دینار کی مدح میں

اکرم بہ اصفر راقت صفرتہ

بعد ذمہ فی قولہ

تبًا لہ من خادع مماذق

20 تأکید المدح بما یشبہ الذم ضربان

أحدهما ←

آسان تعریف یہ ہے کہ "کسی چیز کی ایسی مدح کرنا کہ اس کے کسی جزء یا لفظ میں ذم متضمن ہو

ع ولا عیب فیہم غیر أن سیوفہم بہن فلول من قراع الکتائب

ثانیهما: کسی شی کیلئے مدح ثابت کرنا اور اس مدح کے بعد أداۃ استثناء کے ذریعے دوسری مدح لانا

ع فتی کملت أوصافه غیر أنه جواد فما یبقی علی المال الباقیا

(21) تأکید الذم بما یشبه المدح

أحدهما: آسان الفاظ میں اس کی تعریف یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ "کسی چیز کی اس انداز میں مذمت بیان کرنا کہ اس کے کسی جزء یا لفظ سے مدح سمجھی جا سکتی ہو"

example

"لا خیر فیه إلا أنه یتصدق بما یسرق"

ثانیهما: "کسی شی کی صفت ذم کرنے کے بعد أداۃ استثناء جو ملے ہوئے ہونگے ان کے بعد دوسری صفت ذم لانا"

ع هو الکلب إلا أن فیه ملالة وسوء مراعاۃ وما ذاك في الکلب

(22) تجرید

"کسی ذی صفت أمر میں سے ازروئے مبالغہ کے اس کی مثل دوسری صفت نکالنا"

یہ تین حروف کی مدد سے ہوتا ہے

(1) [من] جیسے "لی من فلان صدیق حمیم"

(٢) [فی] جیسے " لھم فیھا دار الخلد "

(٣) [باء] جیسے " لئن سألت فلانا لتسئلن به البحر "

(٤) انسان اپنی ذات سے مخاطب ہو رہا ہے

لاخیل عندک تھدیھا ولا مال فلیسعد النطق ان لم تسعد الحال

(٥) یا پھر اسی کے علاوہ

فلئن بقیت لأرحلن لغزوۃ تحوی الغنائم أو یموت کریم

(23) حسن التعلیل

کسی وصف کیلئے علت غیر حقیقیہ کا دعوی کرنا کہ علت میں غرابت نہ ہو

لو لم تکن نیۃ الجوزاء خدمتہ لما رأیت علیھا عقد منتطق

(24) ائتلاف اللفظ مع المعنی

الفاظ کا معانی کے موافق یعنی مطابق ہونا

فخر کیلئے ابھارنے والے الفاظ اختیار کیے جاتے ہیں اور حماسہ کیلئے عبارات شدیدہ اور اسی طرح غزل کیلئے کلمات رقیقہ اور لینہ کو لانا۔

إذا ما غضبنا غضبۃ مضریۃ هتکنا حجاب الشمس أو قطرت دما

اذا ما أعرنا سیدا من قبیلۃ ذرا منبر صلی علینا وسلما

محسنات لفظیہ

Madina

① تشابہ الأطراف

پہلے جملے کا آخر دوسرے جملے کا شروع ہو اور
پہلے شعر کا آخر دوسرے شعر کا شروع ہو۔

"فیھا مصباح المصباح فی زجاجة الزجاجة کأنھا کوکب دری"

اذا نزل الحجاج ارضا مریضة تتبع أقصی دائها فشفاها
شفاها من الداء العضال الذی بها غلام اذا هز القناة سقاها

② الجناس

دو لفظوں کا بولنے میں ایک جیسا ہونا نہ کہ معنی میں۔

الجناس کی بنیادی دو قسمیں ہیں

(أ) تام

ھیئة، نوع، عدد اور ترتیب میں الفاظ کا یکساں ہونا

①۔ متماثل

اگر دو لفظ ایک ہی نوع سے ہو۔

لم نلق غیرک انسانا یلاذ به فلا برحت لعین الدهر انسانا

② مستوفی

اگر دو لفظ دو نوع سے ہو

فَدَارِهِمْ مَادُمْتَ فِي دَارِهِمْ وَأَرْضِهِمْ مَادُمْتَ فِي أَرْضِهِمْ

③ متشابہ

اگر جناس تام دو لفظوں کے درمیان ہو کہ ایک مرکب ہو اور دوسرا مفرد اور لکھنے میں متفق ہو۔

اذا ملك لم يكن ذاهبة فدعه فدولته ذاهبة

④ مفروق

دو لفظ جن کے لکھنے میں ایک طریقہ نہ ہو یعنی خط میں متفق نہ ہو۔

كلكم قد أخذ الـ جام ولا جام لنا

ما الذي ضر مدير الـ جام لو جاملنا

(ii) غیر تام

ھیئۃ، نوع، عدد اور ترتیب میں سے کسی ایک میں مختلف ہو۔

① مُحَرَّف

اگر دونوں لفظوں میں ھیئۃ حروف یعنی اعراب کا فرق ہو

جُبَّةُ البُرْدِ جُنَّةُ البَرْدِ

② مُطَرَّف

اگر دو لفظوں میں حروف کے اعداد کے اعتبار سے اختلاف ہو اگر پہلا حرف زیادہ ہو تو

ع إن كان فراقنا مع الصبح بدا لا أسفر بعد ذلك صبح أبدا

③ مُذَيَّل

اور اگر دوسرا حرف زیادہ ہو

يمدون من ايد عواص عواصم تصول بأسياف قواض قواضب

④ مضارع

اگر دو حروف میں اس طرح اختلاف ہو کہ وہ قریب المخرج ہو۔

جیسے ینہون اور ینئون

⑤ لاحق

اگر دو حروف اس طرح مختلف ہو کہ وہ بعید المخرج ہو

وانه على ذلك لشهيد ۝ وانه لحب الخير لشديد

⑥ جناس قلب اگر دو حروف کی ترتیب میں اختلاف ہو

جیسے ساقی سے تواس

نہل اور لین ۔

③ تصدیر

دو مکرر، متجانس یا ملحق الفاظ کو کلام نثر میں اس طرح رکھنا کہ ان کا مشتق یا شبہ مشتق ایک فقرے کے اول میں ہو اور دوسرا فقرے کے آخر میں ہو۔

مکرر کی مثال وتخشی الناس واللّٰہ احق ان تخشاہ

متجانس کی مثال وسائل اللئیم یرجع ودمعہ السائل

استغفروا ربکم انہ کان غفارا = قال انی لعملکم من القالین

کلام نظم

کلام نظم میں شعر کے آخر میں ایک لفظ ہوگا اور دوسرا پہلے شعر کے شروع میں یا اس کے بعد۔

سریع الی ابن العم یلطم وجہہ

ولیس الی داعی الندی بسریع

تمتع من شمیم عرار نجد

فما بعد العشیۃ من عرار

⑥ السجع

کلام نثر میں دو فقروں کے آخر میں آنے والے کلمات کے آخری حروف کا موافق ہونا

سجع کی تین قسمیں ہیں

① مطرّف ⇐

اگر فقروں کے آخری الفاظ وزن میں مختلف ہو وہ مطرّف ہے۔ جیسے [الإنسان بآدابہ لا بزیّۃ وثیابہ]

② متوازِی ⇐

اگر فقروں کے آخری الفاظ وزن میں ایک جیسے ہو تو وہ متوازی ہے۔ جیسے [المرء بعلمہ وأدبہ لا بحسبہ ونسبہ]

③ مرصّع ⇐

اگر دو فقروں کے یا اس سے زائد فقروں کے الفاظ وزن اور تقفیہ میں ایک جیسے ہو
جیسے یطبع الأسجاع بجواھر لفظہ
ویقرع الأسماع بزواجر وعظہ